تنظیم اسلامی کا ترجمان

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

24

www.tanzeem.org

14 تا 20 شوال المکرّم 1440ھ/ 18 تا 24 جون 2019ء

کارکنوں کی روحانی تربیت کی اہمیت

اسلامی انقلاب کے مراحل میں تیسرا مرحلہ کارکنوں کی تربیت کا ہے۔اس مرحلے میں انقلابی جماعت کے کارکنوں کے ذہنوں سے انقلابی نظریہ ایک لحظہ کے لیے بھی اوجھل نہیں ہونا چاہیے۔اس لیے کہ اسی نظریے پر تو ساری انقلابی جدوجہد کا دارومدار ہے۔اگر وہ انقلابی نظریہ ذہنوں میں راسخ ہے تو عمل کا جذبہ بھی بیدار رہے گا اور اگر وہ نظریہ مدھم پڑ گیا تو جذبہ عمل بھی ختم ہو جائے گا۔اس کے ساتھ ساتھ انہیں ڈسپلن کا عادی بنایا جائے کہ سنیں اور مانیں۔یہ آسان کام نہیں ہے بلکہ اس کے لیے بڑی ٹریننگ کی ضرورت ہے۔بقول شاعر ؎

ہم بھی تسلیم کی خو ڈالیں گے
بے نیازی تری عادت ہی سہی!

لیکن تسلیم کی خو ڈالنا آسان نہیں ہے۔اس میں اپنی انا آڑے آ جاتی ہے بلکہ انا سے بڑھ کر انانیت راستے کا پتھر بن جاتی ہے۔ انقلابی تربیت کا تیسرا ہدف یہ ہے کہ تحریک کے کارکنوں میں اپنا تن، من، دھن سب قربان کرنے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔اس کے بغیر انقلاب نہیں آ سکتا۔بقول اقبال ؎

تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے، ترا آئنہ ہے وہ آئنہ
کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئنہ ساز میں

یہ تین تو انقلابی تربیت کے لازمی اجزاء ہیں۔ان کے علاوہ چوتھا جزو یہ ہوگا کہ آپ انقلاب کے ذریعے سے جو نظام قائم کرنا چاہتے ہیں اس میں اگر کوئی روحانیت کا پہلو بھی مطلوب ہے تو کارکنوں کی روحانی تربیت بھی کرنا پڑے گی۔کارکنوں کی روحانی تربیت کے بغیر انقلاب کے اندر روحانیت کہاں سے آ جائے گی؟

رسولؐ انقلاب کا طریقِ انقلاب
ڈاکٹر اسرار احمدؒ

اس شمارے میں

نیم حکیم خطرۂ جان......
رمضان کا حاصل
نریندر مودی کی جیت خطرے کی گھنٹی
طریق کوہکن میں بھی......
دنیا و آخرت کی کامیابی سات صفات میں مضمر
اسلام میں عورت کا مقام

اللہ موجود ہے اور ہر چیز پر قادر ہے

الھدیٰ (857)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

سُورۃُ الحَجّ | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 06 تا 0

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحۡىِ الۡمَوۡتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۙ﴿۶﴾ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيۡبَ فِيۡهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبۡعَثُ مَنۡ فِى الۡقُبُوۡرِ ﴿۷﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيۡرٍ ۙ﴿۸﴾ ثَانِىَ عِطۡفِهٖ لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِى الدُّنۡيَا خِزۡىٌ وَّنُذِيۡقُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ﴿۹﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ﴿۱۰﴾

آیت ۶ ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَقُّ﴾ ”یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے“

اللہ تعالیٰ کے حق ہونے میں کسی شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

﴿وَاَنَّهٗ يُحۡىِ الۡمَوۡتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝۶﴾ ”اور یہ کہ وہی مُردوں کو زندہ کرتا ہے (یا کرے گا) اور یہ کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

بارش کے پانی سے مردہ زمین کے یکا یک زندہ ہو جانے کا منظر تم اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہتے ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ایک دن تم لوگوں کو قبروں سے زندہ کر کے اٹھا کھڑا کرے گا۔

آیت ۷ ﴿وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيۡبَ فِيۡهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبۡعَثُ مَنۡ فِى الۡقُبُوۡرِ ۝۷﴾ ”اور یہ کہ قیامت آ کر رہے گی، اس میں کوئی شک نہیں، اور یہ کہ اللہ اٹھائے گا ان کو جو قبروں میں ہیں۔“

بعث بعد الموت کا یہ واقعہ لازماً ہو کر رہے گا۔

آیت ۸ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيۡرٍ ۝۸﴾ ”اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کے بارے میں جھگڑتا ہے، حالانکہ نہ اُس کے پاس علم ہے نہ کوئی ہدایت ہے اور نہ کوئی روشن کتاب ہے۔“

ایسے لوگ بغیر کسی علمی دلیل اور الہامی رہنمائی کے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔

آیت ۹ ﴿ثَانِىَ عِطۡفِهٖ لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ﴾ ”(تکبر سے) اپنی کروٹ موڑ کر (چل دیتا ہے) تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے گمراہ کرے۔“

﴿لَهٗ فِى الدُّنۡيَا خِزۡىٌ وَّنُذِيۡقُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ۝۹﴾ ”اُس کے لیے دنیا میں رسوائی ہے، اور قیامت کے دن ہم اُسے جلانے والے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔“

آیت ۱۰ ﴿ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ۝۱۰﴾ ”(اور اسے کہا جائے گا کہ) یہ سب کچھ تیرے اپنے ہاتھوں کے کرتوتوں کی وجہ سے ہے، اور یہ کہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔“

فرمان نبویؐ

خطرناک فتنہ

عَنۡ اُسَامَةَ بۡنِ زَيۡدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا تَرَكۡتُ بَعۡدِىۡ فِتۡنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ))

(بخاری و مسلم)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ خطرناک کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔“

تشریح: چونکہ مردوں کی فطرت میں عورتوں کی کشش رکھی گئی ہے، چنانچہ وہ عورتوں کی خاطر حرام میں مبتلا ہوتے ہیں، دشمنیاں مول لیتے ہیں اور قتل و غارت تک پر اتر آتے ہیں یا عورتیں مردوں کو کم از کم دنیا کی محبت میں مبتلا کر دیتی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ”حُبُّ الدُّنۡيَا رَأۡسُ كُلِّ خَطِيۡئَةٍ“، یعنی دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے، لہٰذا وہ بہت بڑا فتنہ ہیں۔

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

14 تا 20 شوال 1440ھ جلد 28
18 تا 24 جون 2019ء شمارہ 24

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

''دارالاسلام'' ملتان روڈ چونگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 79-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 15 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک 600 روپے
بیرون پاکستان

انڈیا (2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)

ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

نیم حکیم خطرۂ جان............

قرآن پاک کی سورہ الرحمٰن میں اللہ تعالیٰ اِس آیت کو بار بار دہراتا ہے ﴿فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝﴾ ''پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔'' یہ بات کو سمجھانے اور اُس کی اہمیت جتلانے کا منفرد انداز ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو ہی زیب دیتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ انسان اگر اِس کائنات پر نظر دوڑائے، اپنے آس پاس دیکھے اور اِس بات پر غور کرے کہ کس طرح اُس کی زندگی کی نشوونما کا سامان فضاؤں میں بکھیر دیا گیا ہے اور یہ سب کچھ زمین کی پشت پر بھی موجود ہے اور اُس کے پیٹ میں بھی موجود ہے تو یہ انسان اگر صحیح الفطرت ہے اگر حق وصداقت کا اعتراف اور دیانت کا وصف کسی درجہ میں بھی اُس میں موجود ہے تو وہ خود پکار اُٹھے گا کہ اے رب تیری کس کس نعمت کا شکر ادا کروں، تیری نعمتوں کے اِس بہتے ہوئے دریا کا کیسے انکار کروں۔ حُسنِ اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ اِسی سورہ الرحمٰن کے آغاز ہی میں فرماتا ہے: الرحمٰن وہ ہے جس نے قرآن سکھایا اور انسان کو پیدا کیا اور اُسے بولنا سکھایا۔ یعنی اُسے قوتِ گویائی بخشی۔ مفسرِ قرآن ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ اِن آیات میں انسان کی پیدائش، قرآن سکھانے اور بولنا سکھانے کو اکٹھا لایا گیا ہے تو یہ اِس طرف اشارہ ہے کہ ہم نے جو انسان کو پیدا کیا ہے اور قوتِ گویائی بخشی ہے اِس کا بہترین بلکہ اصل مصرف یہ ہے کہ وہ قرآن کو بیان کرے۔ انسان کی قوتِ گویائی اُس کی زندگی میں کیا رول ادا کرتی ہے اور آخرت کے حوالے سے وہ کتنی فیصلہ کن ہے، اُس کا اندازہ نبی اکرم ﷺ کی اِس حدیث مبارک سے کیا جاسکتا ہے جس کا جُزیہ ہے کہ اگر تم مجھے گوشت کے اُس لتھڑے کی ضمانت دے دو جو تمہارے دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان کے صحیح استعمال کی ضمانت دے دو) تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ یہ ایک تسلیم شدہ اُصول ہے کہ جس چیز کا مثبت استعمال جس قدر مفید ہوگا، اُس کا منفی استعمال بھی اتنا ہی ضرررساں ہوگا۔ زندگیوں کا نچوڑ اور حاصل سمجھنے والے دانشوروں اور بزرگوں نے بھی اپنا تجربہ یوں بیان کیا ہے کہ انسان کو کبھی اپنی خاموشی پر ندامت نہیں ہوئی، ندامت جب بھی ہوئی اپنی گفتگو پر ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان جب زبان کھولتا ہے تو وہ اپنی اچھی یا بُری شخصیت دوسروں پر واضح کر دیتا ہے۔

زبان کے استعمال کے حوالے سے ہم نے یہ تمہید اِس لیے باندھی ہے کہ ہمارے محترم وزیراعظم نے بجٹ پیش کیے جانے والے دن کی نصف شب کو قوم سے خطاب فرمایا تھا اور اسلام کی تاریخ سے چند حوالے دیے تھے۔ اوّلاً تو ہمیں یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ بجٹ کو اِن اسلامی حوالوں کی کیا ضرورت تھی۔ پہلا حوالہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں تھا جو اگرچہ درست تھا لیکن حوالہ جزوی اور اشارۃً تھا۔ پھر یہ کہ ایک جلیل القدر صحابی کے ادب کو اتنا ملحوظ نہیں رکھا گیا جتنا رکھا جانا چاہیے تھا۔ اُن کے نام کے ساتھ صرف حضرت کا سابقہ لگایا گیا۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب اللہ رب العزت نے اپنی آخری کتاب میں صحابہ کرامؓ کے لیے اپنی رضا کا اظہار کر دیا تو پھر ہم اُن کے اسمائے گرامی کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیوں نہ کہیں، پھر ایسے جلیل القدر صحابی جو عشرہ مبشرہ میں سے بھی ہیں اور بدری بھی ہیں اور چوتھے خلیفہ راشد بھی تھے۔ پھر یہ کہ واقعہ

مکمل سنایا جانا چاہیے تھا تاکہ اس واقعہ کا علم نہ رکھنے والے کسی مخمصے میں نہ پڑتے۔ قاضی نے آپ کا مقدمہ صرف اس لیے خارج کر دیا تھا کہ گواہ غلام اور بیٹا تھے۔ قانون کا تقاضا پورا کرنا مجبوری تھی وگرنہ کیا واجب الاحترام قاضی نہ جانتے تھے کہ ایسی خدا پرست اور انسان دوست شخصیت کا غلط مقدمہ دائر کرنا ممکن ہی نہیں۔ اسلام کی تاریخ کے جو دو دوسرے واقعات ''حضرت'' نے بیان فرمائے اُن کے ایک ایک لفظ سے حقائق سے لاعلمی ہی نہیں حماقت اور جہالت بھی ٹپکتی ہے۔ فرماتے ہیں جنگِ بدر میں تین سو تیرہ صحابہؓ میدان میں اُترے باقی ڈر گئے۔ ''نیم حکیم خطرہ جان نیم ملا خطرہ ایمان''۔ حقائق یہ ہیں کہ جب مدینہ میں اطلاع پہنچی کہ ابوسفیان تجارتی قافلہ لے کر شام سے مکہ واپس آ رہا ہے تو اُس کا راستہ روکنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ فیصلہ اتنی عجلت میں ہوا کہ ہر کسی کو اطلاع نہ ہو سکی پھر یہ کہ یہ کسی جنگ کے لیے اعلان عام نہیں تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی منشا کچھ اور ہی تھی۔ اُسے کچھ اور منظور تھا۔ ہوا یوں کہ ابوسفیان کی کال پر مکہ سے ایک لشکر اُس کے قافلے کی حفاظت کے نام پر مسلمانوں سے جنگ کرنے نکل آیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو دو میں سے ایک گروہ کے خلاف مقابلے کی صورت میں کامیابی کی نوید سنا دی۔ ابوسفیان تو راستہ بدل کر بچ نکلنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اُصولی طور پر اس صورت میں مکہ سے آنے والے لشکر کو واپس چلا جانا چاہیے تھا۔ لیکن قریش کے باکس دوسروں کو اشتعال دلانے سے باز نہ آئے۔ جنگ ہوئی اور اللہ کی مدد سے نفری کم ہونے اور مناسب جنگی وسائل نہ ہونے کے باوجود مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ صحابہؓ کو تو مدینہ سے نکلتے وقت یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اُنہیں مکہ سے آئے ہوئے ایک لشکر سے مقابلہ آن پڑے گا لہٰذا یہ کہنا کہ جو صحابی میدان بدر میں نہ پہنچے وہ ڈر گئے لاعلمی ہے، جہالت ہے اور تاریخی حقائق سے نابلد ہونا ہے۔ تیسرا حوالہ غزوۂ احد کا ہے۔ اِس پر وزیر اعظم نے جو موشگافی کی ہے اُس پر ہم اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھنے کے سوا کیا تبصرہ کر سکتے ہیں۔

تاریخی حقیقت یہ ہے کہ میدان احد میں حضور ﷺ نے کچھ صحابہؓ کی ایک درے پر ڈیوٹی لگائی اور فرمایا کسی صورت اپنی جگہ سے نہیں ہٹو گے چاہے تم دیکھ لو کہ ہمیں شکست ہو گئی ہے اور مسلمان فوجیوں کی لاشوں کو پرندے نوچ رہے ہیں۔ ہوا یوں کہ پہلے ہلے ہی میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہو گئی تھی اور کفار پسپا ہو گئے وہ دستہ جسے حضور ﷺ نے درے پر جم کر کھڑے رہنے کی تلقین کی تھی، اُنھوں نے کہا کہ حضور ﷺ نے شکست کی صورت میں یہاں سے نہ ہٹنے کا حکم دیا تھا، اب تو فتح ہو گئی ہے اور صورتِ حال مختلف ہے۔ لہٰذا متعین افراد میں سے تقریباً دو تہائی مسلمان اپنی جگہ چھوڑ کر میدانِ جنگ میں پہنچ گئے اور مالِ غنیمت دوسرے مسلمانوں کی طرح جمع کرنے لگے۔ جب خالد بن ولید جو اُس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے، اُنھوں نے درے کو خالی دیکھا تو پلٹ کر حملہ کیا جس سے یہ فتح شکست میں تبدیل ہو گئی ہے۔ اگرچہ جن صحابہ کرامؓ نے درے کو چھوڑا تھا انہوں نے حکم کی ایک تاویل کرتے ہوئے ایسا کیا تھا لیکن یہ غلط اس لیے تھا کہ جس صحابی کو حضور ﷺ نے اِس دستے کا کمانڈر مقرر کیا تھا، اُن کا فیصلہ بلکہ حکم تھا کہ ابھی اِس جگہ سے ہٹنا نہیں چاہیے۔ مسلمانوں نے حضور ﷺ کی نہیں اپنے مقامی کمانڈر کے حکم کی خلاف ورزی کی جو بہرحال غلط تھی اور جس پر اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں اِن صحابہؓ کی شدید پکڑ کی، جنھوں نے مقامی کمانڈر کا حکم ماننے کی بجائے اپنی تاویل کے مطابق عمل کیا۔ بہرحال یہ ایک تاویل کی غلطی تھی جو نہیں ہونا چاہیے تھی۔ اِس پر وزیر اعظم کا یہ کہنا کہ کچھ صحابہؓ لوٹ کھسوٹ میں لگ گئے۔ انتہائی قابلِ مذمت ہے اور حقائق کے خلاف بھی ہے اِس لیے کہ اُس سے پہلے غنیمت کے مال کے بارے میں فیصلہ ہو چکا تھا کہ اِس کی تقسیم مساوی ہو گی چاہے کوئی کم جمع کرے یا زیادہ۔ لہٰذا یہ محض الزام اور ایک بے ہودہ بات ہے۔ اس لیے سمجھدار لوگ کہتے ہیں پہلے تو لو پھر بولو اور آپ کو یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ آپ کے پاس تولنے کے لیے باٹ ہیں یا نہیں۔ یعنی آپ کا علم، آپ کی تحقیقات اور آپ کی معلومات کے ذرائع کیا ہیں۔ خاص طور پر دین کا معاملہ ہو تو شدید احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ محض جذبات کا نہیں یہ ایمان کا مسئلہ ہے اور اگر کوئی نہیں جانتا تو جان لے کہ ایمان کے نقصان جیسا کوئی نقصان نہیں۔

ہم یہاں اپنے اُن مذہبی دانشوروں سے بھی ایک سوال کریں گے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ فتح مکہ سے پہلے ہی مسلمان مدینہ میں ایک ریاست قائم کر چکے تھے۔ سوال یہ ہے کہ اگر فتح مکہ سے پہلے ہی مسلمان مدینہ میں ایک ریاست قائم کر چکے تھے تو خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف تادیبی کارروائی کیوں نہ کی گئی۔ جیسے فتح مکہ کے بعد جنگِ تبوک میں حصہ نہ لینے والے تین مسلمانوں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ وجہ صرف یہ تھی کہ غزوۂ احد کے موقع پر ابھی کوئی باقاعدہ ریاستی نظم و نسق قائم نہیں ہوا تھا۔ میثاق مدینہ اور دوسرے معاہدات جو یہود یا قریش سے ہوئے، وہ گروہی سطح پر تھے، حکومتی سطح پر نہیں ہوئے تھے۔ مدینہ میں مسلمانوں کی حیثیت اُس وقت تک ایک طاقتور گروہ کی تھی۔ حضور ﷺ مسلمانوں کے امیر تھے۔ ابھی کوئی باقاعدہ ریاست وجود میں نہیں آئی تھی۔ یہ ریاست فتح مکہ کے بعد وجود میں آئی اور حضور ﷺ پہلے سربراہ بنے۔ اللہ رب العزت ہمارے حکمرانوں کو ہدایت دے اور اُنہیں ریاست مدینہ کے قیام کے لیے اخلاص سے نوازے۔ آمین یارب العالمین!

رمضان کا حاصل

(خطاب عید)

مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں ناظم اعلیٰ انجمن خدام القرآن محترم ڈاکٹر عارف رشید کے 5 جون 2019ء کے خطابِ عید کی تلخیص

محترم قارئین! رمضان کا مہینہ اس قدر تیزی سے گزر رہا ہے کہ جیسے ایک دم سایہ فگن ہوا اور پھر تیزی سے پلٹ گیا۔ آخری نو روزوں میں موسم کی شدت کی وجہ سے تھوڑا محسوس ہوا ہے ورنہ پہلے بیس روزے تو یوں گزر گئے کہ پتا ہی نہیں چلا۔ اگر اس بات کو ہم اپنی زندگی پر قیاس کریں تو پتا چلتا ہے کہ ہماری زندگی بھی اسی قدر تیزی سے گزر رہی ہے جیسے یہ رمضان گزر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسی تیزی سے گزرتے ہوئے زمانے کی قسم کھائی ہے:

﴿وَالْعَصْرِ ① اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ② اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ③﴾ ”زمانے کی قسم ہے۔ (یعنی یہ تیزی سے گزرتا ہوا زمانہ اس بات پر گواہ ہے کہ) یقیناً انسان خسارے میں ہے۔ سوائے اُن کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اور انہوں نے ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی اور انہوں نے باہم ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی۔“

یعنی جنہوں نے حق کو حق سمجھا، اس پر قائم رہے، اس کے داعی بھی بنے اور پھر اس راہ میں جو بھی مصائب اور تکالیف پہنچیں ان پر نہ صرف خود صبر کیا بلکہ حق کے داعی دوسرے لوگوں کو بھی صبر کی تلقین کی۔ ایسے لوگ واقعتاً مبارک باد کے مستحق ہیں کہ وہ کامیاب ٹھہرے۔ روزہ بھی صبر کی ایک شکل ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ کے الفاظ ہیں: ”روزہ اور قرآن دونوں روزِ محشر بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے دن میں کھانے پینے اور شہوت کے کام سے روکے رکھا تھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما، قرآن کہے گا: اے میرے رب! ہم نے اسے رات میں سونے سے روکے رکھا تھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں کی سفارش قبول فرمالے گا“۔ (مسند احمد، متدرک الحاکم)

انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا نفس ہے کیونکہ:

﴿اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ﴾ ”یقیناً (انسان کا) نفس تو برائی ہی کا حکم دیتا ہے“ (یوسف:53)

نفس کی خواہشات انسان کو گناہ، بدی، حرام، ناجائز، نافرمانی اور سرکشی پر آمادہ کرتی ہیں جس کی وجہ سے انسان پستیوں اور گمراہیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ روزے کی عبادت میں حکمت یہ ہے کہ انسان میں گناہوں سے بچنے کی ترغیب پیدا ہو، تقویٰ پیدا ہو۔ اس لحاظ سے وہ لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے دن میں روزے کے تقاضوں کو پورا کیا، اپنے نفس کے گھوڑے کو لگام ڈالی اور

مرتب: ابوابراھیم

رات کو قیام میں قرآن حکیم سے اپنا تعلق جوڑا، اس کی تلاوت کی یا سنی، اس کے ترجمہ اور مفاہیم پر غور و فکر کیا، اس کی تعلیمات کو ہدایت کا ذریعہ بنایا اور پھر آئندہ زندگی میں اس ہدایت پر چلنے کا عزم کیا۔ ان کے لیے خوشخبری ہے کہ روزہ اور قرآن دونوں ان کی سفارش کریں گے۔ یہ روزہ کا اُخروی فائدہ ہے۔ اس کے علاوہ روزہ کے مادی اور روحانی فوائد بھی ہیں۔ آج سائنس بھی اس نتیجے پر پہنچ چکی ہے کہ مہینہ بھر روزہ رکھنے کی وجہ سے انسانی جسم میں جو مثبت تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں وہ انسانی صحت کے لیے نہایت کارآمد ثابت ہوتی ہیں۔ اسی طرح انسان کا ایک روحانی وجود بھی ہے۔ جب دن کے اوقات میں ہم روزہ کی حالت میں اپنی نفسانی خواہشات اور جبلی وحیوانی تقاضوں کو کنٹرول کرتے ہیں تو اس سے ہمارا مادی وجود یعنی نفس کمزور پڑتا ہے اور وہ روح جو سال کے گیارہ مہینے ہمارے مادی وجود کے بوجھ تلے سسکتی رہتی ہے اب اسے بھی موقع ملتا ہے کہ وہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہو سکے۔ گویا رمضان پورے ایک مہینے کا ٹریننگ پروگرام ہے جس میں ہم اپنی روح کو قرآن حکیم کے انوار و تجلیات سے روشن کرتے ہیں۔

اس میں خاص طور پر اس بات کو نوٹ کیجئے کہ رمضان میں ہم ایک خاص دورانیہ میں اپنے اوپر وہ چیزیں بھی حرام قرار دے لیتے ہیں جو عام دنوں میں ہمارے لیے حلال ہیں۔ اس کا کم سے کم نتیجہ یہ نکلنا چاہیے کہ سال کے باقی گیارہ مہینے ہم حرام چیزوں سے بچیں۔ اس حوالے سے ہمیں اپنی معاشرتی اور معاشی زندگی کا بھی جائزہ لینا ہوگا کہ ان میں ایسی کون کون سی چیزیں ہیں جو خلاف شریعت ہیں اور جن سے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے ان تمام چیزوں سے ہم بچیں۔ جب ہم ایسا کریں گے تو یقیناً اللہ بھی ہماری سنے گا اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے گا۔

اللہ نے فرضیت روزہ کی آیات میں ہی فرمایا:

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ﴾ ”اور (اے نبی ﷺ!) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں تو (ان کو بتا دیجیے کہ) میں قریب ہوں۔“ (البقرہ:186)

بلکہ ایک مقام پر یہاں تک فرمادیا کہ:

﴿وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ⑯﴾ ”اور ہم تو اُس سے اُس کی رگِ جاں سے بھی زیادہ قریب ہیں“ (ق:16)

دنیا میں اکثر مذاہب کے لوگوں نے اپنے طور پر یہ تصور پیدا کر لیا ہے کہ انسان تو گندگی کا کیڑا ہے، گناہ گار ہے اور معصیت زدہ ہے لہٰذا اس کی تو کوئی اوقات ہی نہیں کہ یہ رب سے براہ راست تعلق قائم کر سکے۔ لہٰذا اسی باطل تصور

کے تحت پھر اللہ سے تعلق پیدا کرنے کے لیے واسطے تراش لیے گئے۔ جیسا کہ پادری، پوپ، پیر، پنڈت، پروہت وغیرہ۔ بظاہر تو یہ اللہ سے تعلق قائم کرنے کا واسطہ مانے جاتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان پردے بن کر حائل ہو چکے ہیں۔ اسی لیے علامہ اقبال نے فرمایا تھا:

کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے
پیرانِ کلیسا کو کلیسا سے ہٹا دو

اسلام نے آکر اس باطل تصور کا قلع قمع کیا ہے اور واضح طور پر بتایا ہے کہ انسان کو اپنے رب سے تعلق پیدا کرنے کے لیے کسی واسطے کی ضرورت نہیں ہے۔ انسان بغیر کسی واسطے کے بھی اللہ سے تعلق جوڑ سکتا ہے اور اللہ بھی بغیر کسی واسطے کے اپنے بندے کی پکار سن سکتا ہے۔ فرمایا:
﴿اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ ''میں ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی (اور جہاں بھی) وہ مجھے پکارے''

اللہ نہ صرف اپنے بندے کی ہر پکار سنتا ہے بلکہ اس کا جواب بھی دیتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ:
﴿فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾ ''پس انہیں بھی چاہیے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان رکھیں، تاکہ وہ صحیح راہ پر رہیں۔''

اللہ ہر بندے کے قریب ہے اور ہر بندے کی پکار سن سکتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اللہ کی فرمانبرداری اختیار کی جائے۔ چنانچہ ماہ رمضان اسی چیز کی ٹریننگ کے لیے ہے کہ جس میں ہم قوت اور استطاعت ہونے کے باوجود اللہ کے حکم کے طابع رہنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر ہم سال کے باقی گیارہ ماہ بھی اللہ کی فرمانبرداری کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ اللہ ہماری دعاؤں کو قبول نہ کرے۔ لیکن اگر ہمارے اندر یہ جذبہ ہی پیدا نہ ہو کہ رمضان کے بعد اپنی زندگی میں کوئی تبدیلی پیدا کریں بجائے اس کے ہمارا وہی معمول رہے جو سال کے باقی گیارہ مہینوں میں رہتا ہے تو پھر اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے گا۔ اسی لیے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے کہ:
﴿فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ﴾ ''پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا'' (البقرۃ:152)

ہمارے دل میں اللہ کی یاد ہو گی تو ہم اللہ کے احکامات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گے اور اس کی نافرمانی سے بچنے کی کوشش کریں گے۔ اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا:
﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ﴾ ''اے اہل ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور وہ تمہارے قدموں کو جما دے گا۔'' (محمد:7)

تم دہائی دیتے ہو کہ اللہ کی مدد کب آئے گی، ہماری دعائیں کب قبول ہوں گی۔ لیکن اللہ فرماتا ہے کہ تم اللہ کے دین کے مددگار بنو گے تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا۔ اللہ کے دین کو قائم کرنے کی کوشش کرو گے، اپنی ذاتی، خانگی، اجتماعی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی زندگی پر اسلام کو نافذ کرنے کی کوشش کرو گے تو پھر اللہ بھی تمہارا مددگار ہو گا۔ آج دنیا بھر میں مسلمان گاجر مولی کی طرح کٹ رہے ہیں، جگہ جگہ مسلمانوں پر ظلم و ستم ڈھایا جا رہا ہے جس سے بچنے کے لیے مسجد و منبر پر رو رو کر دعائیں بھی مانگی جا رہی ہیں مگر کیا وجہ ہے کہ ہماری یہ دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ اقبال نے کہا:

نماز و روزہ و قربانی و حج
یہ سب باقی ہیں، تو باقی نہیں ہے

وجہ یہ ہے کہ ہم اللہ کو تو مانتے ہیں لیکن اللہ کی نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم ماہ رمضان کے نتیجے میں اپنی انفرادی زندگی میں بھی تبدیلی پیدا کریں اور خاص طور پر اپنی گھریلو زندگی میں اسلام کو نافذ و غالب کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ معاشرہ ایسا بن گیا ہے جو ہماری نوجوان نسل کو شیطان کے نقش قدم پر چلانے کی پوری ترغیبات دے رہا ہے۔ ان ناگفتہ بہ حالات میں ہمیں خاص طور پر اپنے گھر بار میں اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے ہر ممکن اقدامات اُٹھانے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

☆☆☆

پریس ریلیز 14 جون 2019ء

عمران خان نے اپنی تقریر میں جنگ بدر و اُحد کے جو واقعات بیان کیے اُن سے ان کی حقائق سے لاعلمی اور جہالت ٹپکتی ہے

وزیراعظم مذہبی حوالہ جات دینے سے پہلے جید علماء کرام سے مشورہ کر لیا کریں تاکہ بعد کی تاویلات اور وضاحتوں سے بچا جا سکے

حافظ عاکف سعید

صحابہ کرامؓ کے ذکر میں احتیاط اور ادب و احترام ہر مسلمان پر لازم ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے وزیراعظم پاکستان عمران خان کے خطاب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی ملک کے سربراہ کو کوئی بھی بات بغیر سوچے سمجھے اور بلا تحقیق نہیں کہنی چاہیے کہاں یہ کہ ایک اسلامی ملک کا سربراہ صحابہ کرامؓ کے متعلق ایسی بے بنیاد اور گستاخی پر مبنی باتیں کہے۔ انہوں نے کہا کہ جنگ بدر میں صحابہ کرامؓ کو اچانک معرکہ حق و باطل درپیش ہوا تھا اور جو تین سو تیرا صحابہؓ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے وہ بھی جنگی تیاری کے ساتھ نہیں آئے تھے، نہ گھڑسوار دستہ تھا، نہ اسلحہ اُن کے ساتھ تھا۔ گنتی کی چند تلواریں تھیں، اس کے باوجود اللہ نے فتح مبین عطا فرمائی۔ اسی طرح جنگ اُحد کے واقعہ کو صحیح طور پر پیش نہ کرنا اور لوٹ کھسوٹ کے الفاظ استعمال کرنا ایک انتہائی قابل مذمت فعل ہے۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان نے ایسی باتیں کر کے جہالت کا ثبوت دیا ہے۔ 22 کروڑ مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے اور پاکستان کو ریاست مدینہ کی مثل بنانے کے دعووں پر بھی سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ انہوں نے کہ جو ریاست مدینہ بنانے والوں کی توقیر نہ کر سکے، وہ ریاست مدینہ کی اہمیت اور فضیلت کو کیا جانے گا۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم پاکستان کو چاہیے کہ مذہبی حوالہ جات دینے سے پہلے جید علماء کرام سے مشورہ کر لیا کریں تاکہ بعد کی تاویلات اور وضاحتوں سے بچا جا سکے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی)

انجینئر مختار فاروقی
0301-6998587
Email:hikmatbaalgha@yahoo.com

خطاب بہ جاوید

10

سخنے بہ نژادِ نو
نئی نسل سے کچھ باتیں

35 قلبِ او بے وارداتِ نو بنو — حاصلش را کس نگیرد با دو جو!

اقوامِ ایشیا (جو پس ماندہ اقوام کی حیثیت رکھتی ہیں) کے دل (دوسری زندہ اقوام کے افراد کے برعکس) جستجو و مشاہدہ کے تازہ جذبات و تازہ واردات سے خالی ہیں اور یوں بے وقعت ہوگئے ہیں کہ ان کی حیثیت دو جو کے برابر نہیں ہے (یعنی دنیا کی اقوام میں ذلیل اور محروم ہیں)

36 روزگارش اندریں دیرینہ دیر — ساکن و یخ بستہ و بے ذوق سیر!

(اس جہانِ تگ و دو میں) اقوام ایشیا اور بالخصوص اُمت مسلمہ کے شب وروز (آگے بڑھنے کے جذبات سے خالی) ساکن، ٹھنڈے، 'سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ' کے ذوق سے بیگانہ اور تحقیق وجستجو اور لذّتِ ایجاد سے بے بہرہ ہیں (اور اس کا انھیں شعور بھی نہیں)

37 صید مُلّایان و نخچیر ملوک — آہوے اندیشۂ او لنگ و لوک!

(اے پسر! آج کا مسلمان) نام نہاد، دنیادار دینی قیادت اور (ظالم و متکبر) جاگیر داروں کا شکار بن گیا ہے اس (کی مستقبل کی دینی وقومی فکر) کا ہرن (جسے تیز رفتاری سے آگے دوڑنا تھا) لنگڑا اور لولا (رہ گیا) ہے۔❶

38 عقل و دین و دانش و ناموس و ننگ — بستۂ فتراکِ لردانِ فرنگ!

اے پسر! آج کی مسلم سیاسی قیادت کی عقل، دین، دانش اور عزت و ذلت کے معیارات فرنگی آقاؤں کی (مرضی کی) رسّی سے بندھے ہوئے ہیں

35۔ اقوامِ ایشیا آسمانی ہدایت کی امین ہیں اور آج سے صرف چودہ صدیاں قبل قرآن مجید جیسی کتاب اُتری اور مسلمانوں کے پاس موجود ہے تاہم یہ اقوام اور مسلمان بھی کائنات میں غور کرنے اور مشاہدہ وجستجو کے جذبات سے عاری ہیں اور نئے نئے اکتشافات کے ذریعے اپنے ذوقِ مشاہدہ اور خداشناسی کو ترک کر چکے ہیں اور دوسری اقوام کی طرح روئے ارضی پر عزت و وقار وحکومت وتمکن سے بے بہرہ ہوکر بے وقعت ہوگئے ہیں کہ عالمی معاملات میں ان کی حیثیت 'دو جو' کے برابر بھی نہیں۔

36۔ اے پسر! آج ہم مسلمان بھی اس روئے ارضی پر جہاں صرف محنت سے ہی تجرباتی علوم (ACQUIRED KNOWLEDGE) کے ذریعے ہی عزت وشرف کا مقام حاصل ہوسکتا ہے اور اس کے نتیجے میں اور علوم انبیاء (REVEALED KNOWLEDGE) کی معرفت بھی حاصل ہوتی ہے۔ آج ہم مسلمان اپنے افکار ونظریات میں جامد، ذوقِ نمو سے عاری، برف کی طرح یخ بستہ اور قرآنی حکم 'سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ' ❷ سے لاتعلق ہوچکے ہیں۔ بقول غالب ''ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں'' والی کیفیت ہے۔

37۔ اے پسر! آج کے غلام مسلمان عوام ایک طرف دنیا دار دینی قیادت (بعض نام نہاد علماء وبعض دنیادار گدی نشین) کے ہاتھوں لٹ رہے ہیں اور دوسری طرف (ظالم، متکبر، فرنگی آقاؤں سے زمینیں لے کر عیش کرنے والے جاگیردار) سیاسی رہنماؤں کا مزارع اور کمی ہے۔ ایسی کیفیت میں اُمت مسلمہ میں ذوقِ تحقیق، بلندیٔ فکر، لذتِ ایجاد اور جذبۂ آزادی تلاش کرنا کارِ عبث ہے۔❸ اس مسلمان اُمت کی مستقبل بینی اور قومی فکر کا 'ہرن' آہو کی چال کی چلنے کی ہمت ہی نہیں رکھتا بلکہ لنگڑا اور لولا رہ گیا ہے۔

38۔ اے پسر! اسی فرنگی استعمار کی غلامی میں گزرنے والی دوصدیوں اور فرعون کے بنی اسرائیل کی غلامی سے بدتر اس غلامی کے نظامِ تعلیم کا یہ اثر ہے کہ آج کا تعلیم یافتہ مسلمان نوجوان فرنگی نظریات کی روشنی میں دیکھتا اور سوچتا ہے اس کے معیارات مسخ ہوکر بدل چکے ہیں۔ خداشناسی کے جذبے سے نہیں آج کا مسلمان یورپی نگاہ سے زندگی کو دیکھ رہا ہے۔ اس کے عقل و دین، دانش، ناموس وننگ کے معیارات اب اپنے فرنگی آقاؤں کے مرضی اور آنکھ کے اشارے سے منسلک ہیں۔ اس کی اپنی کوئی سوچ باقی نہیں رہی۔

❶ تابعی حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:
وَهَلْ اَفْسَدَ الدِّيْنَ اِلَّا الْمُلُوْكُ
وَ اَحْبَارُ سُوْءٍ وَ رُهْبَانُهَا
(کسی نے دین میں خرابی پیدا نہیں کی سوائے بادشاہوں، دنیاپرست علماء وصوفیاء کے)

❷ قُلْ سِيْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ...... (الروم: 42)
''کہہ دو کہ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جو لوگ (تم سے) پہلے ہوئے ہیں ان کا کیسا انجام ہوا ہے''

❸ باقی نہ رہی تیری وہ آئینہ ضمیری
اے کشتۂ سلطانی و ملائی و پیری!

بھارت کے کٹر ہندو ملک بن جانے کے بعد اب بھارتی مسلمانوں اور سکھوں کے پاس اپنے علیحدہ وطن کی جدوجہد کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا: آصف حمید

بی جے پی اس پوزیشن میں آچکی ہے کہ وہ آسانی سے بھارتی آئین کو تبدیل کر کے بھارت کو ایک ہندو ریاست بنا سکتی ہے اور کشمیر کا سپیشل سٹیٹس بھی ختم کر سکتی ہے: رضاء الحق

دوسرا دورِ حکومت مودی کے لیے پھولوں کی سیج ثابت نہیں ہوگا اور نہ ہی بھارت کے لیے کوئی نیک شگون ثابت ہوگا: حسن صدیقی

نریندر مودی کی جیت خطرے کی گھنٹی کے موضوع پر

حالاتِ حاضرہ کے منفرد پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہارِ خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: حالیہ بھارتی انتخابات میں نریندر مودی کو لینڈ سلائیڈ وکٹری حاصل ہو چکی ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ یہ وکٹری بی جے پی کی اسلام، پاکستان اور خاص طور پر بھارتی مسلمانوں کے خلاف جارحیت کی مرہونِ منت ہے۔ اس بات میں کتنی صداقت ہے؟

رضاء الحق: اس میں کوئی شک نہیں کہ نریندر مودی کو حالیہ انتخابات میں لینڈ سلائیڈ وکٹری ملی ہے اور اس کے پیچھے بی جے پی کی اسلام، پاکستان اور بھارتی مسلمانوں کے خلاف جارحانہ سوچ کارفرما ہے لیکن اصل میں اس کی صرف ایک یہی وجہ نہیں ہے بلکہ اور بھی کئی وجوہات ہیں۔ بی جے پی کانگریس کی نسبت ایک ہندو انتہا پسند جماعت کے طور پر اُبھر کر سامنے آئی ہے جبکہ کانگریس کو وہاں ایک سیکولر، لبرل اور نہرو کی پارٹی کے طور پر جانا جاتا ہے اور وہ کافی عرصہ تک وہاں اقتدار میں بھی رہی ہے۔ لیکن خاص طور پر نائن الیون کے بعد دائیں بازو کی جماعتوں، نسل پرستی اور جنگی جنون کو دنیا بھر میں ایک رواج ملا ہے۔ یہاں تک کہ خود امریکہ میں صدر بش کی جیت جنگی جنون کی مرہونِ منت تھی۔ اسی طرح بھارت میں بی جے پی نے 2014ء سے لے کر 2019ء تک جو اقدامات کیے ہیں ان سے بھارت کے بھی کچھ ایسے ہی عزائم ظاہر ہوتے ہیں خاص طور پر حالیہ الیکشن سے قبل جس طرح سے بی جے پی اور نریندر مودی نے ایک جنگی جنون کا ماحول پیدا کیا اور اس جنون اور انتہا پسندی میں حالیہ انتخابات میں نریندر مودی کی کامیابی کے بعد مزید اضافہ ہو چکا ہے۔ ابھی حالیہ دنوں میں ہی بھارت میں ایک ہندو انتہا پسند نے ایک مسلمان سے پوچھا کہ تم مسلمان ہو اس نے کہا: جی میں مسلمان ہوں۔ ہندو نے کہا تمہیں تو پاکستان میں ہونا چاہیے یہاں کیا کر رہے ہو۔ اتنا کہا اور اس کو گولی مار دی۔ یعنی مودی کی حالیہ جیت کے بعد بھارت میں انتہا پسندی اس حد تک پہنچ چکی ہے۔ اسی انتہا پسندانہ ذہنیت کو استعمال کرتے ہوئے بی جے پی حکومت میں آئی ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ کانگریس موجودہ حالات میں اپنی افادیت بالکل کھو چکی ہے۔ حالیہ الیکشن میں اس نے صرف 52 سیٹیں حاصل کی ہیں۔ جبکہ مسلمانوں نے صرف

مرتب: محمد رفیق چودھری

22 سیٹیں حاصل کی ہیں۔ اس کے علاوہ نریندر مودی کی حالیہ جیت میں امریکی مفادات کا بھی خاص کردار ہے۔ امریکہ اس خطے میں جس طرح کے مفادات حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے لیے بی جے پی جیسی انتہا پسند جماعت کا ہی اقتدار میں ہونا ضروری تھا۔ اس کے علاوہ کارپوریٹ سیکٹر بھی ان انتخابات پر بہت زیادہ اثر انداز ہوا ہے اور اس سیکٹر نے بی جے پی پر بہت زیادہ انوسٹمنٹ بھی کی ہے۔ کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ امریکہ اسی صورت میں بھارت میں انوسٹمنٹ کرے گا جب اس کی مرضی کی حکومت آئے گی اور امریکہ کی مرضی فی الحال بی جے پی کو لانے کی تھی۔

سوال: بی جے پی نے انتخابات سے قبل اپنے منشور میں یہ بات ظاہر کی تھی کہ وہ حکومت میں آنے کے بعد بھارت کے سیکولر آئین کو ایک ہندو ریاست کے آئین میں تبدیل کرے گی۔ کیا واقعی اب بی جے پی یہ جرأت کر سکے گی؟

آصف حمید: آپ کو یاد ہوگا کہ پاکستان کے بننے کی جو وجوہات تھیں ان میں سے ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ مسلمان اقلیت کو ہندو اکثریت سے خوف تھا کہ مسلمانوں نے ہندو کے اوپر جو ایک ہزار سال حکومت کی ہے اس کا بدلہ وہ ہم سے لے گا۔ وہ خوف اب مودی کی حالیہ جیت کے بعد اُبھر کر سامنے آگیا ہے اور اب بھارت کے مسلمان یہ سوچنا چھوڑ دیں کہ بھارت اب ایک سیکولر ملک رہے گا۔ بی جے پی کے پیچھے RSS جیسی ہندو انتہا پسند تنظیم ہے جس کا پرانا ایجنڈا ہے کہ بھارت کو ہندو ریاست بنایا جائے۔ بی جے پی نے 2014ء کے الیکشن سے قبل بھی واضح طور پر دعویٰ کیا تھا کہ وہ بابری مسجد کی جگہ رام مندر بنائیں گے اور کشمیر کی خصوصی آئینی حیثیت بھی ختم کریں گے اس حوالے سے بی جے پی نے کافی حد تک پیش رفت بھی کر لی ہے۔ اس دوران عالمی حالات بھی اس طرح تبدیل ہوئے کہ امریکہ میں ٹرمپ اینٹی مسلم ووٹ لے کر امریکہ کا صدر بن گیا اسی طرح بھارت میں مودی بھی اینٹی مسلم ووٹ سے حکمران بن گیا۔ اسی طرح اسرائیل بطور یہودی ریاست عالمی بالادستی کا خواں ہے۔ یعنی دنیا سے سیکولرازم کا جنازہ اُٹھتا چلا جا رہا ہے۔ جس طرح بھارت نے ڈاکٹر ذاکر نائیک جیسے امن پسند بندے کو دہشت گرد قرار دے کر اسے جلاوطن کر دیا ہے تو اس سے مسلمانوں کے خلاف بھارتی چہرہ بے نقاب ہو چکا ہے۔ لیکن اب دوسری اقلیتیں بھی بھارت میں محفوظ نہیں رہ سکیں گی۔ جس طرح وہاں ہندوتوا کا پرچار کیا جا رہا ہے تو اس کے مطابق انڈیا ہندو انڈیا بننے کے قریب ہے۔

رضاء الحق: کہا جاتا ہے کہ بھارت دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے اور بڑی سیکولر سٹیٹ ہے۔ لیکن حقائق ان دعووں کی نفی کر رہے ہیں۔ بھارت کی کل آبادی تقریباً 1.35 ارب ہے۔ انڈین اعداد وشمار کے مطابق

حالیہ انتخابات میں ٹرن آؤٹ 66 فیصد رہا ہے۔ یعنی کل 85 کروڑ افراد نے ووٹ کاسٹ کیا ہے۔ ان میں سے بی جے پی کا پول 15.5 فیصد ہے۔ یعنی انڈیا میں بی جے پی کو کل 15 کروڑ افراد نے ووٹ دیا ہے۔ اب دیکھیں یہ کیسی جمہوریت ہے کہ 15 کروڑ افراد کے بل بوتے پر بی جے پی 1 ارب 35 کروڑ انسانوں پر راج کرے گی اور ان کے لیے آئین سازی بھی کرے گی اور پھر اس کو یہ اختیار بھی حاصل ہوگا کہ وہ 1.35 ارب انسانوں کے ملک کا آئین ہی تبدیل کر دے اور اس کو ہندو سٹیٹ بنا دے کیونکہ وہ اسی منشور کے تحت الیکشن جیت کے آئی ہے۔ گویا موجودہ دور میں جمہوریت اکثریت کی حکومت کا نہیں بلکہ اقلیت کی حکومت کا نام ہے۔ یہ بھی رپورٹ سامنے آئی ہے کہ حالیہ بھارتی انتخابات میں تقریباً 40 فیصد جرائم پیشہ افراد جیت کر اسمبلیوں میں پہنچ چکے ہیں جو اب حکومت کریں گے۔ یہی Democracy کا اصل چہرہ ہے۔ لفظ ڈیموکریسی نکلا ہی یونانی الفاظ Demos اور Kratos سے ہے جس کا مطلب ہے Rule of the mob یعنی طاقت رکھنے والے ایک جتھے کی حکومت۔ یہی اب انڈیا میں ظاہر ہو رہا ہے کہ صرف 15، 16 کروڑ انتہا پسندوں کا ہجوم 1.35 ارب انسانوں کی تقدیر کا فیصلہ کرے گا۔ دوسری بات یہ بھی ہے کہ بھارت میں اس دفعہ 50 فیصد ووٹنگ الیکٹرانک ہوئی ہے اور الیکٹرانک ووٹنگ میں دھاندلی بہت آسانی سے ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ امریکہ میں بھی 2003ء میں جب الیکٹرانک ووٹنگ ہوئی تھی تو فلوریڈا میں دھاندلی ہوئی تھی اور کیس عدالت میں گیا تھا۔ لہٰذا ان ہتھکنڈوں کے ذریعے اب کوئی بھی طاقتور گروہ کسی ملک کے اقتدار پر قبضہ کر سکتا ہے اور انڈیا میں یہ گروہ ایک ہندو انتہا پسند جتھا ہے۔

سوال: بی جے پی نے اپنے منشور میں یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ وہ حکومت میں آنے کے بعد آئین کی دفعات A-35 اور 370 میں ترمیم کر کے کشمیر کا خصوصی سٹیٹس ختم کر دے گی۔ اگر واقعی بی جے پی اب کوئی ایسا قدم اُٹھاتی ہے تو کشمیریوں کا حال کیا ہوگا جبکہ ان کی حالت زار پہلے ہی دنیا کے سامنے ہے؟

حسن صدیق: مقبوضہ جموں وکشمیر کے حوالے سے یہ وہ قدم ہے جس کو کوئی بھی کشمیری تسلیم نہیں کرے گا۔ حالیہ انتخابات میں بھی مقبوضہ کشمیر میں ٹرن آؤٹ تقریباً 20 فیصد رہا ہے۔ لیکن یہ 20 فیصد بھی کبھی نہیں چاہیں گے کہ کشمیر کا سپیشل سٹیٹس ختم ہو۔ لہٰذا اگر بی جے پی نے ایسا کوئی قدم اُٹھایا تو یہ بھی بھارت کے خلاف ہو جائیں گے اور بھارت کے لیے مقبوضہ کشمیر پر قابو رکھنا مشکل ہو جائے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس خطے میں ایک نئی جنگ بھی شروع ہو سکتی ہے۔ بظاہر لگتا نہیں کہ بی جے پی اتنا بڑا اقدام اُٹھا لے گی لیکن حقیقت میں یہ اس کے لیے بڑا آسان قدم ہوگا۔ اس لیے کہ نریندر مودی کے پچھلے دور حکومت کا موازنہ جب آپ من موہن سنگھ کے دور حکومت سے کرتے ہیں تو اس سے واضح معلوم ہوتا ہے کہ بھارت کئی لحاظ سے پیچھے گیا ہے۔ خاص طور پر معاشی لحاظ سے بھی بھارت پہلے سے کمزور ہوا ہے۔ ان کمزوریوں کو چھپانے کے لیے بی جے پی نے پاکستان میں سٹرائیک کا

> **اگلے سال خالصتان کے لیے ریفرنڈم ہونے جا رہا ہے جس میں دنیا بھر کے سکھ حصہ لیں گے اور غالب امکان یہی ہے کہ خالصتان کا مطالبہ زور پکڑ جائے گا۔**

ڈراما رچایا اور پھر اس کو ہندو انتہا پسند طبقے کو پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف ابھارنے کے لیے استعمال کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ انڈین میڈیا بھی جس طرح ہندو اکثریت کی ذہن سازی کر رہا تھا اس کے نتیجے میں بی جے پی دوبارہ حکومت میں آ گئی۔ اپنے منشور میں اس نے رام مندر کی بات بھی کی ہے، کشمیر کے سپیشل سٹیٹس کو ختم کرنے کی بات بھی کی ہے اور بھارت کو ہندو ریاست بنانے کی بات بھی کی ہے۔ لہٰذا اب بی جے پی کے پاس اس کے سوا چارا ہی نہیں کہ عوام سے کیے گئے وعدوں کو پورا کرے اور اگر وہ ایسا کرے گی تو پھر بھارت وہ بھارت نہیں رہے گا، پھر صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ سکھ بھی اُٹھیں گے، عیسائی بھی اُٹھیں گے، دلت بھی اُٹھیں گے اور انڈیا کے اندر ایک خانہ جنگی کی کیفیت طاری ہو جائے گی۔ خاص طور پر اگلے سال خالصتان کے لیے ریفرنڈم بھی ہونے جا رہا ہے اور سکھ اس کے لیے کئی سال سے تیاری بھی کر رہے ہیں۔ یہ ریفرنڈم پوری دنیا میں جہاں بھی سکھ ہیں وہاں بھی ہوگا۔ خاص طور پر یورپ اور امریکہ میں سکھ کمیونٹی بہت مضبوط ہے اور بھارتی پنجاب میں بھی سکھوں کا ہولڈ ہے۔ لہٰذا اگر بی جے پی اپنے منشور پر عمل درآمد کی کوشش کرے گی تو اسے مقبوضہ کشمیر میں بھی سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا اور سکھوں کی تحریک بھی زور پکڑے گی۔ گویا مودی کا دوسرا دورِ حکومت مودی کے لیے پھولوں کی سیج ثابت نہیں ہوگا۔ ہندو عوام میں بھی انتہا پسندی کا یہ عالم ہے کہ وہ ہندو عورت جس نے گاندھی کے قاتل نتھو رام گوڈسے کو قومی ہیرو قرار دیا تھا اور اس پر بڑا تنازع بھی ہوا تھا لیکن حالیہ انتخابات میں وہ بھی 3 لاکھ 60 ہزار ووٹوں سے جیت کر اسمبلی میں پہنچ چکی ہے۔ گویا اب بھارت میں ہندو اور غیر ہندو کی تقسیم بالکل واضح ہو چکی ہے اور یہ بالکل آمنے سامنے آ چکے ہیں۔ چند سال پہلے تک بھارت کا مسلمان صدر تھا، سکھ بھی بڑے ملکی عہدوں پر تھے لیکن اب ہندوستان پر صرف ہندو کا راج نظر آ رہا ہے۔

آصف حمید: بی جے پی کے منشور پر عمل درآمد کے نتیجے میں جو فالٹ لائنز پیدا ہوں گی ایسا نہیں ہے کہ وہ بی جے پی یا نریندر مودی کی نظروں سے اوجھل ہوں لیکن ایسا لگ رہا ہے کہ وہ جانتے بوجھتے اسرائیل کے نقشِ قدم پر چل پڑے ہیں۔ کشمیر میں تو وہ پہلے ہی اسرائیلی ظالمانہ ہتھکنڈوں کو آزما رہے تھے، لیکن اب پورے بھارت میں وہ اقلیتوں پر اسی طرح مظالم پر اُتر آئے ہیں جس طرح اسرائیل غیر یہودیوں پر کر رہا ہے۔ جیسے کچھ عرصہ پہلے بھارت میں عیسائی راہبوں کو زندہ جلا دیا گیا، اسی طرح مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ وہاں ہو رہا ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے اندازہ ہو رہا ہے کہ وہ اسرائیل کے ماڈل کو لے کر چل رہے ہیں، اس معاملے میں امریکہ ان کے ساتھ کھڑا ہوگا۔ اس کے لیے وہ پلوامہ طرز کا کوئی اور ڈراما کریں گے اور ان کی کوشش ہوگی کہ دسمبر سے پہلے وہ پاکستان میں بھی انتشار پیدا کریں کیونکہ کرتار پور کا جو معاملہ ہے اس کی وجہ سے خالصتان تحریک کو مدد ملے گی۔ اس لیے وہ چاہیں گے کہ پاکستان اپنے مسائل میں اُلجھ جائے اور سکھوں کی مدد نہ کر سکے۔ اس لحاظ سے ہمیں آنے والا وقت اس خطے میں بڑا کٹھن نظر آ رہا ہے۔

سوال: بی جے پی کی انتخابات میں کامیابی سے جنوبی ایشیا اور خاص طور پر پاکستان پر کیا اثرات مرتب ہوتے نظر آتے ہیں؟

رضاء الحق: ان انتخابات سے پہلے ہی ساری پلاننگ ہو چکی ہوئی ہے، اس پلاننگ پر عمل درآمد کی اپنی ٹائمنگ ہے۔ اسی ٹائمنگ میں ایک قدم یہ بھارتی انتخابات بھی تھے۔ بھارتی آئین میں ترامیم کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ اس کے لیے انہیں لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں دو تہائی اکثریت چاہیے ہوتی ہے اور اس کے ساتھ کم سے

کم 7 ریاستوں کی حمایت بھی حاصل ہونی چاہیے۔ اس وقت راجیہ سبھا میں بی جے پی کو دوتہائی اکثریت حاصل ہو چکی ہے اور 7 کی بجائے 11 ریاستوں میں بی جے پی کی حکومت ہے۔ اسی طرح لوک سبھا میں بی جے پی کے نیشنل ڈیموکریٹک الائنس کو اس وقت 353 سیٹیں حاصل ہیں جبکہ دوتہائی اکثریت کے لیے انہیں مزید 10 سیٹیں درکار ہیں جو وہ حاصل کر لیں گے۔ گویا کہ اس وقت بی جے پی بھارتی آئین کو تبدیل کرنے کی پوزیشن میں آچکی ہے اور اس کے لیے انہیں کوئی زبردستی کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے، وہ اب لیگل طریقے سے بھی یہ کر سکتے ہیں۔ پاکستان کی جغرافیائی پوزیشن اس خطے میں تمام بڑی عالمی طاقتوں کے مفادات کے ٹکراؤ کے تناظر میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ جبکہ امریکہ اور اسرائیل دونوں چاہتے ہیں کہ بھارت کو اس خطے میں معاشی اور عسکری لحاظ سے ایک پولیس مین کا کردار دیا جائے۔ امریکہ نے اس خطے میں اپنی خصوصی کمانڈ کو اسی نسبت سے انڈو پیسیفک کمانڈ قرار دے دیا ہے۔ گویا کہ انڈیا کو امریکی کمانڈ میں ایک کردار دیا گیا ہے۔ اگرچہ انڈیا کو یہ کردار ملنے میں اس کی اپنی مرضی یا کردار شامل نہیں ہے لیکن انڈیا کو اس طرف دھکیلا گیا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں امریکہ میں بھارتی سفارت کار نے بیان دیا ہے کہ ہم نے ایران سے تیل کی درآمد بند کر دی ہے۔ اس کے بعد ایرانی وزیر خارجہ جواد ظریف انڈیا کے دورے پر گیا اور کوشش کی کہ نریندر مودی سے ملاقات کر کے ایرانی تیل کی برآمد کو بحال کیا جائے لیکن مودی نے ملاقات کا وقت نہیں دیا۔ جس کے بعد اس نے سابق بھارتی وزیر خارجہ ششما سوراج سے ملاقات کی لیکن وہاں سے بھی ناکامی کے بعد وہ پاکستان آیا اور ایران کی طرف سے چاہ بہار پورٹ کو گوادر کے ساتھ ملانے کی پیشکش کی۔ گویا کہ اس پوری ہائبرڈ وارفیئر میں اس وقت عالمی طاقتیں اپنی اپنی پوزیشن سیٹ کرنے کی کوشش میں ہیں اور اس ساری صورتحال میں پاکستان کی جغرافیائی پوزیشن ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔

آصف حمید: ڈاکٹر اسرار احمدؒ اکثر کہا کرتے تھے کہ امریکہ بھارت کو اس خطے میں پولیس مین کا کردار دینا چاہ رہا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر امریکہ ایسا کیوں چاہتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ چائنہ گھیراؤ پالیسی میں بھارت ہی امریکہ کا ساتھ دے سکتا ہے کیونکہ بھارت اور چین کی آپس میں دشمنی ہے۔ دوسری طرف اسرائیل اور امریکہ آپس میں اتحادی ہیں اور گریٹر اسرائیل کا پلان پاکستان کو خراب کیے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ گریٹر اسرائیل کے پلان میں مدینہ بھی شامل ہے اور پاکستان اور پاکستانی عوام کبھی یہ نہیں چاہیں گے کہ مدینہ پر کوئی غیر مسلم ملک یلغار کرے۔ لہٰذا اسرائیل کی خواہش ہے کہ پاکستان کو زیادہ سے زیادہ کمزور کیا جائے تاکہ وہ گریٹر اسرائیل کے منصوبے میں رکاوٹ نہ بن سکے اور اس میں بھی بھارت ہی وہ ملک ہے جو اسرائیل کا ساتھ دے سکتا ہے۔ لہٰذا اسی وجہ سے بھارت اس خطے میں امریکہ اور اسرائیل کا سب سے بڑا اتحادی ہے اور امریکہ کے کہنے پر اس نے ایرانی تیل کی درآمد روک دی ہے حالانکہ بھارت ایرانی تیل خریدنے والا دنیا کا دوسرا بڑا ملک تھا۔ اس صورتحال میں ایران کو سمجھ جانا چاہیے اور شاید اب اس کو یہ سمجھ آگئی ہو کہ بھارت کبھی اس کا دوست نہیں ہو سکتا لہٰذا بہتر یہی ہے کہ ایران پاکستان کے ساتھ اپنے

> آنے والا وقت ایران پر واضح کر دے گا کہ اس کے پاس اس کے سوا کوئی چارا نہیں کہ وہ پاکستان کے ساتھ دوستی بڑھائے، اسی میں دونوں ملکوں کا مفاد ہے۔

تعلقات کو درست کر کے اس خطے میں مسلمانوں کے مفادات کا تحفظ کرے۔

رضاء الحق: بھارتی عوام کی اکثریت کے لیے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے کہ مودی اور اس کے حواری اس خطے میں جو آگ لگانا چاہ رہے ہیں ان کی لپیٹ میں بھارت بھی آئے گا۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ جنگ کی ترغیب دیں اور جنگ بھڑکانے کے لیے ہر حربہ استعمال کریں اور خود اس جنگ کی لپیٹ میں نہ آئیں۔

آصف حمید: دیکھئے! اسرائیل نے دنیا میں اپنا جو اثر و رسوخ قائم کیا ہے اس کی ایک وجہ میڈیا ہے۔ میڈیا اس کے اختیار میں ہے۔ جب پلوامہ واقعہ ہوا ہے تو اس کے بعد انڈین میڈیا جس طرح سے بھڑکا ہے، اس پر وہاں کے عوام اور خواص حیران تھے کہ ہمارے میڈیا کو ہو کیا گیا ہے۔ حقیقت میں انڈین میڈیا کو بہت بڑی سپورٹ اسرائیل کی طرف سے تھی۔ اسی طرح مودی کو لانے اور بی جے پی کو جتانے میں بھی میڈیا کا بڑا کردار ہے۔ اور آنے والا وقت بھارتی عوام پر یہ ثابت کر دے گا کہ یہ بہت غلط فیصلہ ہوا ہے جو ایک انتہا پسند گروہ کو انہوں نے اپنے اوپر مسلط کر لیا ہے۔ یہ گروہ نہ صرف اس پورے خطے میں بلکہ خود بھارت میں بھی آگ لگائے گا اور اس میں ہندو بھی جلیں گے۔

سوال: بھارت میں ایک انتہا پسند جنونی گروہ کی حکومت بننے کے بعد امریکہ ایران حالیہ کشیدگی پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

حسن صدیق: موجودہ حالات میں ایران کو بھی اس بات کا بخوبی اندازہ ہو گیا ہے کہ اب اس خطہ میں دوستیاں بدل رہی ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے تک ہم امریکہ کے اتحادی تھے مگر اب روس ہمارا اتحادی ہے۔ چند دن پہلے روس نے یہ بیان دیا ہے کہ پاکستان کو حق حاصل ہے کہ وہ جتنے مرضی میزائل بنائے اور اپنی طاقت کو بڑھائے۔ روس بھارت کے خلاف کوئی بیان براہ راست اس لیے نہیں دے رہا کیونکہ انڈیا ایک بڑی مارکیٹ ہے لیکن اندر سے روس بھارت اتحاد سرد پڑ گیا ہے۔ اسی طرح ایران بھی بھارتی دوستی سے پیچھے ہٹ رہا ہے اور آنے والا وقت ایران پر اس بات کو مزید ثابت کر دے گا کہ اس کے پاس اس کے سوا کوئی چارا نہیں کہ وہ پاکستان کے ساتھ دوستی بڑھائے، اسی میں دونوں ملکوں کا مفاد ہے۔ کیونکہ بھارت اب واضح طور پر امریکہ اور اسرائیل کا اتحادی بن چکا ہے اور یہ تینوں ممالک نہ ایران کے خیر خواہ ہیں اور نہ پاکستان کے۔ ہماری اسرائیل سے دنیوی لحاظ سے کوئی دشمنی نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اسرائیل نے کئی دفعہ پاکستان پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ جب پاکستان ایٹمی دھماکے کرنے جا رہا تھا تو اس وقت بھی اسرائیل نے انڈیا کے ساتھ مل کر فضائی حملہ کی کوشش کی تھی۔ اس کے بعد حالیہ پاک بھارت سرحدی کشیدگی کے دوران بھی اسرائیل کا ایک پائلٹ پاکستانی حدود میں گرفتار ہوا۔ آخر اسرائیل ایسا کیوں کر رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان گریٹر اسرائیل کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

رضاء الحق: امریکی انتظامیہ میں بھی اس وقت دو گروہ ہیں۔ ایک طرف ری پبلکنز ہیں جن میں ایک جان بولٹن ہے جو نیو کانز میں سے ہے۔ وہ اس خطے کے اندر امریکی بالادستی کے لیے ہر صورت میں ایک جنگ چاہتا ہے۔ دوسری طرف ایوانجلسٹ ہیں جن میں مائک پینس ہے، مائک پیمپیو ہے ان کا براہ راست تعلق اسرائیل کے ساتھ ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ اسرائیل کے اندر جلد از جلد تخت داؤد قائم ہو۔ اس کے لیے ان کی مکمل تیاری ہے اور وہ گریٹر اسرائیل کی طرف بڑھنا چاہ رہے ہیں جس کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ اب پاکستان ہے۔ اس

لیے وہ اس خطے میں عسکری اور تجارتی جنگ شروع کروا کر، خطے میں انتشار پیدا کر کے یا پاکستان کے ایٹمی دانت توڑ کر وہ اس رکاوٹ کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

سوال: نریندر مودی نے اپنی تقریب حلف برداری میں دنیا بھر کے راہنماؤں کو مدعو کیا لیکن پاکستانی وزیراعظم کو مدعو نہیں کیا۔ کیا ایسا کر کے اس نے آئندہ کے لیے پاک بھارت تعلقات کا روٹ میپ نہیں دے دیا؟

آصف حمید: نریندر مودی جس طرح پلوامہ حملہ کروا کے، پھر اپنے دو جہاز گروا کر اور پاکستان کے خلاف نفرت کی فضا پیدا کر کے دوبارہ حکومت میں آنے میں کامیاب ہوا ہے ایسی صورتحال میں پاکستانی وزیراعظم کو مدعو کرنا خود مودی کے لیے الارمنگ تھا۔ کیونکہ اس طرح مودی کا سارا جنگی اور انتخابی ڈراما بے نقاب ہو جاتا اور کانگریس نے تو پھر بی جے پی کو بے نقاب کر دینا تھا۔ لیکن اگر وہ بلاتے تو عمران خان چلے بھی جاتے اس میں کوئی حرج نہیں تھا بلکہ اس وقت عمران خان کی حیثیت ایک فاتح کی ہوتی کہ جس نے دو جہاز بھی گرائے اور سرحدوں پر بھی بھارت کو منہ توڑ جواب دیا۔

حسن صدیق: اس میں ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ آپ کو یاد ہوگا کہ جب پرویز مشرف آگرہ گئے تھے تو انہوں نے میلہ لوٹ لیا تھا اور واجپائی کی شخصیت ان کے سامنے ماند پڑ گئی تھی۔ اسی طرح عمران خان کو مدعو کرنے کے حوالے سے میڈیا سے یہ رپورٹس آئی ہیں کہ مودی نے اس وجہ سے عمران خان کو نہیں بلوایا کیونکہ اسے اندازہ تھا کہ عمران خان کی شخصیت ایک عالمی سطح کے ہیرو کی ہے لہٰذا اگر وہ جاتے تو میڈیا ساری کوریج عمران خان کو دیتا اور عمران خان میلہ لوٹ لیتے۔

سوال: بھارتی مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے لیے نریندر مودی کا پہلا دور حکومت بھی کسی عذاب سے کم نہیں تھا۔ اب جبکہ وہ پہلے سے زیادہ طاقت کے ساتھ حکومت میں آئے ہیں تو اب بھارتی مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کا مستقبل کیا ہوگا؟

آصف حمید: میری رائے میں یہ بھارت کے ایک خوفناک ترین دور کا آغاز ہونے والا ہے۔ پچھلے کتنے عرصے سے ہم مسلمانوں کے اوپر ظلم وستم کی ویڈیوز دیکھ رہے ہیں۔ کسی کے اوپر گائے کے گوشت کا الزام لگا کر، کسی کو کسی الزام میں مارا گیا، جلایا گیا یا جبراً ہندو بنایا گیا۔ یہ سب کچھ اب پہلے سے زیادہ ہوگا۔ لہٰذا ہندوستانی مسلمانوں کو اب یہ سبق سیکھ لینا چاہیے کہ انہیں متحد ہونا ہوگا۔ اب تک ان میں سے کچھ کانگریس میں ہیں، کچھ اویسی برادران کے ساتھ ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو بی جے پی کے ساتھ ہیں اگرچہ بی جے پی ان کو گھاس بھی نہیں ڈالتی اور نہ کوئی نمائندگی دیتی ہے۔ اس طرح جب بھارتی مسلمان تین چار حصوں میں تقسیم ہوئے ہیں تو ان کا یہی حال ہوا ہے جو ہمارے ہاں ایم ایم اے کا ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اگر وہ اکٹھے ہو جائیں تو کم از کم وہ انتخابات میں 70 سیٹیں حاصل کر سکتے ہیں۔ جبکہ تقسیم ہو کر انہوں نے اب صرف 22 سیٹیں حاصل کی ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہاں ایک اور پاکستان کی ضرورت ہے۔ وہاں ایک خالصتان کی بھی ضرورت ہے۔ ہندو جنونی پن اس بات پر آ چکا ہے کہ انڈیا کے ٹکڑے ہوں۔ لہٰذا مسلمانوں کو اب سوچنا چاہیے کہ جب گاندھی کے قاتل جیسے اور دہشت گردی میں ملوث افراد اور جرائم پیشہ لوگ اسمبلیوں میں آ گئے ہیں تو اب بھارتی مسلمان ان سے کس بات کی اُمید لگائے بیٹھے ہیں۔ اب ان کے اوپر حالات تو ویسے بھی تنگ ہونے ہیں لہٰذا انہیں چاہیے کہ وہ کسی ایک پرچم کے تحت متحد ہوں اور اپنی آزادی کی نئی جدوجہد کا آغاز کریں۔ کم از کم آئندہ الیکشن تک ان کو متحد ہو جانا چاہیے۔

اسی طرح سکھوں کو بھی پتا چل جانا چاہیے کہ ہندو کبھی ان کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔ ایک دفعہ پہلے بھی وہ سکھوں کے مقدس مقام کو سکھوں کے لہو سے نہلا چکے ہیں اور آئندہ بھی جب جنونی ہندو اُٹھیں گے تو وہ سکھوں کو چین سے جینے نہیں دیں گے لہٰذا سکھوں کو بھی اور مسلمانوں کو بھی اب یہ جان لینا چاہیے کہ بھارت ایک کٹر ہندو ملک بن چکا ہے جس میں اب ان کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ لہٰذا انہیں خود کو ہندو انڈیا سے الگ کرنا ہوگا۔ اگر پاکستان میں اسلام نافذ ہو جاتا جس کے لیے یہ ملک الگ کیا گیا تھا تو آج بھارتی مسلمانوں کو بہت حوصلہ ملتا اور ان کی آزادی اور حقوق کی تحریک کو تقویت ملتی لیکن ہم نے اس وعدے سے انحراف کیا جس کی سزا ہم آج بھی بھگت رہے ہیں۔ تاہم اس کے باوجود بھی اب بھارتی مسلمانوں اور سکھوں کے پاس سوائے اس کے کوئی چارا نہیں کہ وہ اپنا علیحدہ وطن حاصل کر لیں۔

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(10 تا 12 جون 2019ء)

سوموار (10 جون) کو صبح 10 بجے سے نمازِ ظہر تک مرکز تنظیم اسلامی ''دارالاسلام'' میں دفتری امور نمٹائے۔ منگل (11 جون) کو صبح 10 بجے قرآن اکیڈمی میں معمول کی مصروفیات کے ساتھ تنظیم اسلامی کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت سے ان کے شعبے کے حوالے سے تفصیلی گفتگو رہی۔ اسی دوران بشام سے مولانا انعام اللہ ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ قبل از ظہر کچھ وقت زیر التوا معاملات کو نمٹانے میں صرف ہوا۔ بدھ (12 جون) کو صبح 10:30 تا دوپہر 1 بجے مرکز ''دارالاسلام'' میں موجود رہے۔ اسی دوران محترم جناب انجینئر مختار حسین فاروقی کے ساتھ مختلف امور پر خیالات کا تبادلہ کیا اور ضروری دفتری امور بھی نمٹائے۔ قبل از ظہر حلقہ لاہور غربی کے رفیق جناب اسامہ حیدر ملاقات کے لیے آئے۔ مختلف تنظیمی و دیگر موضوعات پر گفتگو رہی۔ اسی روز بعد نمازِ مغرب قرآن اکیڈمی میں طے شدہ پروگرام کے مطابق تحریک خلافت کی مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ بعدازاں رات 8 بجے تحریک خلافت کی مرکزی خلافت کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی۔ (مرتب: محمد خلیق)

طریق کوہکن میں بھی......

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

عید کے موقع پر وزیراعظم نئے جوتوں سے محروم کر دیئے گئے۔ شاید اسی لیے انہوں نے نمازِ عید حکمرانوں کی فیصل مسجد میں پڑھنے کی روایت بھی توڑ ڈالی۔ بنی گالہ یا شاید گھر کے پچھواڑے میں ہی مسجد میں نمازِ عید ادا کی۔ اگرچہ خلفائے راشدین تو ہمیشہ (سنت نبویؐ پر) دارالحکومت کی مرکزی جامع مسجد کی امامت کروایا کرتے تھے تمام نمازوں کی۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ تفصیل یہ ہے کہ وزیراعظم کے لیے تحفہ عید، اژدھے کی کھال سے تیار کردہ گرانقدر جوتا، وائلڈ لائف محکمے والوں نے دھر لیا۔ اژدھے کے حقوق دیکھ کر ہم انگشت بدنداں رہ گئے! کس کی مجال کے اژدھے کی کھال وزیراعظم کے جوتوں پر منڈھ دے (IMF! کے ہاتھوں اُدھڑتی پاکستانیوں کی کھال کے ہوتے ہوئے؟) وائلڈ لائف (حقوق) قوانین فوراً حرکت میں آئے اور جوتے دھر لیے گئے۔ جوتا ساز فرار ہوگیا۔ اژدھے، چیتے، تلور، ہرنوں کے حقوق پر ہم تو رشک وحسد سے دہک اٹھے۔ آج دنیا میں سبھی پر قوانین ہیں۔ مسلمان ممالک میں اقلیتوں پر قوانین ہمہ وقت تلوار بن کر ہمارے سر پر تانے رکھے جاتے ہیں۔ نکسیر بھی پھوٹ جائے کسی اقلیت کی تو ہماری شامت آ جاتی ہے۔ پوری دنیا کائیں کائیں کر اٹھتی ہے۔ وائلڈ لائف؟ جنگلی حیات! ہماری زندگی کچھ کم ’’وائلڈ‘‘ تو نہیں کر دی گئی۔ بلکہ پوری دنیا ہی ایک جنگل کا منظر پیش کر رہی ہے۔۔ اژدھے کے حقوق اور انسانوں کے اڑتے چیتھڑے بھی تو جنگل کے قانون ہی کا نتیجہ ہے۔ معاشرت، معیشت، سیاست، عالمی سطح پر بال بکھیرے سینہ کوبی کرتی وحشت زدہ دیکھی جاسکتی ہے۔

شعور کو تھپک تھپک کر سُلا نہ دیا گیا ہو تو اخباروں کی ساری سرخیاں، ’وائلڈ‘ ہوتی ہیں۔ پڑھنے والا دیوانہ ہو اٹھتا ہے۔ بھارت میں گوشت کھانے کے جھوٹے الزام میں چار مسلمان مزدور گائے کے احترام میں ادھ موئے کر ڈالے۔ برما میں 2012ء سے مسلمانوں کو بھنبھوڑنے، جلا مارنے، غرق کر ڈالنے کا تسلسل، کئی مسلم ممالک میں خود مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا انخلاء اور مظلومیت۔ تاہم اس درندگی کے ماحول میں اژدھا پروری کی یہ رحم دلی، نرم مزاجی تو اژدھے کی چمکتی کھال سے زیادہ ’حسین‘ اور حیرت انگیز ہے۔ چین کے الیغور مسلمانوں کی تو ہم بات ہی نہیں کر رہے جو روزہ رکھنے، نماز پڑھنے کے حق سے محروم ہیں۔ ساؤنڈ وژن (شکاگو) کی رپورٹ کے مطابق نازی جرمنی کے بعد سب سے بڑا دنیا کا حراستی کیمپ 30 لاکھ الیغور مسلمانوں کا ہے۔ وائلڈ لائف قوانین کی چھتری تلے آنے کے لیے کیا بہتر نہ ہوگا کہ اقوام متحدہ میں قرارداد پیش کر کے مسلمانوں کو جانور قرار دے دیا جائے؟ کشمیری، بھارتی مسلمان، روہنگیا، فلسطینی، شامی؟ شام میں بشار الاسد اور روس کی وحشیانہ بمباری شہریوں، معصوم بچوں کے چیتھڑے اڑا رہی ہے۔ ادلب میں درندگی کا عالم یہ کہ 8 ہسپتال تباہ کر دیئے۔ عیدالفطر کے سارے رنگ شامیوں کے خون میں نہائے لال رنگ تھے۔ مسلم دنیا (ساری شام بارے احادیث کے ہوتے ہوئے) منہ موڑے بے بسی اور بے حسی کی تصویر ہے۔ کافر دنیا ہمارے خون کی ندیاں بہانے پر متفق ومتحد ہے۔ صرف ادلب (شام) کی چند وڈیوز دیکھ لیجیے۔ جان بلب بچے۔ 3 معصوم بیٹوں کی لاشوں پر کلمہ، تکبیر پڑھتا باپ! جلی ہوئی سیاہ لاشیں۔ درندہ صفت بیرل بم۔ خونچکاں یا بے حس مسلم دنیا میں افغان استثناء ہیں جنہوں نے بظاہر مہذب گوروں کے چہروں کے غلاف اپنی شجاعت وحمیت کے بل بوتے پر نوچ پھینکے ہیں۔ ہمی گھگیائے مسمی صورتیں بنائے ان کے پیچھے غلام بنے اپنی معزز ملت کی سوداگری پر تلے بیٹھے ہیں۔ اپنی شناخت کھرچ کھرچ کر اتار پھینکنے کے سارے جتن کر ڈالے۔

رمضان گزر گیا۔ ایک اخباری باتصویر رپورٹ میں رمضان ٹرانسمیشن (ٹیلی وژن) کی حسب سابق دیدہ دلیریوں کی خبریں سامنے آئیں۔ اداکارائیں کس طرح رمضان کا تقدس پامال کرتی رہیں۔ ’’دھیمے، دلکش، خوبصورت انداز میں‘‘ شوبز رمضان چلا۔ سورۃ النور، الاحزاب کے عورت بارے حیا، وقار، تقدس اور حجاب کے احکامات والے ماہ قرآن میں یہ دیدہ دلیری؟ الیس منکم رجل رشید۔ پوری حکومت، اسٹیبلشمنٹ، میڈیا خوف خدا سے اس درجہ عاری، بے بہرہ ہو چکے؟ خبر، ان خواتین کے حسن و جمال، خوبصورت سٹائل (عشوے غمزے) نیم وا لباس کی تراش خراش، (آواز کی حیا، سورۃ احزاب کے علی الرغم) ترنم کی تعریفوں سے پُر تھی۔ خدارا ہوش کریں۔ رحمت مغفرت کے مہینے، قرآن، التزامِ قرآن کے مہینے میں اس درجہ بے خوفی؟

نہ جا اس کے تحمل پر کہ بے ڈھب ہے پکڑ اس کی
ڈر اس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا!

پورا قرآن نہ سہی صرف سورۃ القمر کا مطالعہ کر لیجیے۔ پہلے ہی چاند پر کمندیں ڈالتے اپنی بھد اڑوا چکے ہیں۔ قوم کی معاشی جیب کترنے کے بعد حکومت اب دین پر دست درازی کی مرتکب ہوئی۔ خیبر پختونخواہ میں ساڑھے 3 کروڑ آبادی کے روزوں سے کھلواڑ کے بعد (زبردستی عید کا چاند نکالا) اب خود ہی اعلان فرما رہے ہیں کہ ایک روزے کا کفارہ دیں گے! کون کونسے کفارے ادا کریں گے؟ صوبہ بھی وہ واحد جو صوم وصلوٰۃ کی پابندی کا بہتر ریکارڈ رکھتا ہے! یہ ہے نیا نکور پاکستان۔ اتنا نیا کہ پہچانا ہی نہیں جا رہا۔ یہ نیا پن اتنا ہی بڑا المیہ اور اُضحوکہ ہے کہ جیسے ایک مردانہ مرد اچانک مغربی اصطلاح کے مطابق، Gender Fluid ہوجائے۔ یعنی صنفی طور پر اچانک پل میں مذکر پل میں مونث! شدید زنانہ میک اپ، لباس اوڑھ پہن کھڑا/کھڑی ہو جائے۔ سو اقبال کے خوابوں کی یہ ہونق تصویر!

دوبئی، جو ہمارے سیاست دانوں، حکمرانوں کا میکہ بھی ہے، جائیداد گھر بھی، پکنک کا تفریحی مقام بھی، کچھ ایسا ہی حال رکھتا ہے۔ یعنی یہ کہ گردوارے مندروں کو چھوٹی سی ریاست میں وسیع وعریض زمین دینے والا۔ انہی گردواروں، مندروں میں ضمناً مسلمانوں کو ذیلی طور پر جگہ دے کر نماز تراویح، 8 رکعتوں میں بھاگم بھاگ چھوٹی

سورتیں پڑھوا کر (مکمل قرآن نہیں) نیا دوبئ بھی تو دکھا دیا گیا۔ ایک طرف گلف نیوز، بھارت کی مسلم آبادی کے خلاف نسل کشی اور مبنی بر نفرت جرائم کی (مذکورہ بالا خبر سمیت) تمام خبریں دے رہا ہے۔ دوسری طرف ہندو نوازی، بھارت نوازی کے جھنڈے گاڑ رہا ہے۔ یہی تمام مسلم حکمرانوں کا المیہ ہے اور یہی فتنہ دجال بھی ہے! یہی خبر جو مسلمان مزدوروں پر تشدد کی سوشل میڈیا پر بھی وائرل ہوئی اگر پاکستان میں کسی عیسائی یا ہندو بارے ہوتی تو پوری دنیا آگ بھبھوکا ہو کر ہم پر ٹوٹ پڑتی، قیامت برپا ہو جاتی!

ہر حکومت کرسی تک رسائی سے پہلے آسمانی دعوے لے کر آتی ہے۔ بعد ازاں ''طریق کوہکن میں بھی وہی حیلے ہیں پرویزی'' قرار پاتی ہے۔ اب خواہ یہ پرویز ایرانی بادشاہ ہو، پرویز مشرف ہو، یا نئے پاکستان کے شاہان، شبنم گل کی تعیناتی ہو یا عمرے پر سرکاری خرچ پر دوست احباب، سابق گھر والے ہوں۔ سارے سابقے لاحقے لاد کر لے جانے پر عوام بہت جُز بز ہوئے۔ عوام ٹیکسوں اور مہنگائی کی چکی میں پیس نچوڑ ڈالے گئے۔ اب ان سے نچوڑا گیا پیسہ، بھینسوں، سرکاری گاڑیوں کو (کیمروں کی چکا چوند میں) بیچ کر حاصل کیا گیا پیسہ سب احبابی عمرے پر لٹا دیا گیا۔ عجب دین الٰہی بنا رکھا ہے۔ رمضان کے عمرے کا تقدس دیکھئے اور اس پر لٹایا گیا مال یتیم ملاحظہ ہو! (قومی خزانے کی حیثیت مال یتیم کی سی ہے۔) ادھر آپ کا وعدہ ایک کروڑ نوکریوں کا بھی تھا۔ اب سوال یہ اٹھ کھڑا ہوا ہے کہ ایک کروڑ نوکریاں دینے کا وعدہ تھا یا چھیننے کا؟ قومی خزانہ بھرنے کے نام پر ایک نیا شوشہ یہ بھی ہے کہ سیاحت کے فروغ کے لیے ایئرپورٹ پر ٹھپے لگا کر کچھ ممالک کو ویزوں کی کھلی چھوٹ عنایت ہو گی۔ ان میں امریکہ بھی شامل ہے! یہ عین وہی سب کچھ ہے جو پرویز مشرف کر کے ملک کھوکھلا کروا چکا۔ سی آئی اے ایجنٹوں اور ریمنڈ ڈیوسوں کی یلغار اسی بے دریغ، بلا سوال فوری ویزوں کے ہاتھوں ہوئی تھی۔ ہمارے تو سفارت کاروں کو بھی وہاں آزادانہ نقل و حرکت کی اجازت نہ ہو اور ہم ان کی ضد اور دشمنی کے مسلسل چرکے کھا کر بھی طواف کوئے ملامت سے باز نہ آئیں؟

☆☆☆☆☆

دنیا و آخرت کی کامیابی سات صفات میں مضمر

ڈاکٹر مفتی محمد نجیب قاسمی سنبھلی

سورۃ المومنون کی ابتدائی گیارہ آیات میں مومنین کی بعض صفات کا ذکر کیا گیا جن کے بغیر کامیابی ممکن نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ
صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝٢ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ
مُعْرِضُوْنَ ۝٣ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝٤
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝٥ اِلَّا عَلٰٓى
اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ
مَلُوْمِيْنَ ۝٦ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝٧ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ
رٰعُوْنَ ۝٨ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ
يُحَافِظُوْنَ ۝٩ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝١٠ الَّذِيْنَ
يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝١١﴾

''ان ایمان والوں نے یقیناً کامیابی حاصل کرلی، جن کی نمازوں میں خشوع وخضوع ہے۔ جو لغو کاموں سے دور رہتے ہیں۔ جو زکوۃ کی ادائیگی کرتے ہیں۔ جو اپنی شرم گاہوں کی (اور سب سے) حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور ان کنیزوں کے جو اُن کی ملکیت میں آچکی ہوں، کیونکہ ایسے لوگ قابلِ ملامت نہیں ہیں۔ ہاں! جو لوگ اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہیں تو ایسے لوگ حد سے گزرے ہوئے ہیں۔ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس رکھنے والے ہیں۔ اور جو اپنی نمازوں کی پوری نگرانی رکھتے ہیں۔ یہ ہیں وہ وارث جنہیں جنت الفردوس کی میراث ملے گی، یہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔''

اللہ تعالیٰ جو انس وجن اور تمام مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے، جو خالق ومالک ورازقِ کائنات ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے، جو انسان کی رگ رگ سے ہی نہیں بلکہ کائنات کے ذرہ ذرہ سے اچھی طرح واقف ہے۔ انسان کی کامیابی کے لیے ان آیات میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان کے علاوہ (سات) صفات ذکر فرمائی ہیں کہ اگر کوئی شخص واقعی کامیاب ہونا چاہتا ہے تو وہ دنیاوی فانی زندگی میں موت سے قبل ان سات اوصاف کو اپنے اندر پیدا کرلے۔ ان سات اوصاف کے حامل ایمان والے جنت کے اُس حصہ کے وارث بنیں گے جو جنت کا اعلیٰ وبلند حصہ ہے، جہاں ہر قسم کا سکون واطمینان وآرام وسہولت ہے، جہاں ہر قسم کے باغات، چمن، گلشن اور نہریں پائی جاتی ہیں، جہاں خواہشوں کی تکمیل ہے، جس کو قرآن وسنت میں جنت الفردوس کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہی اصل کامیابی ہے کہ جس کے بعد کبھی ناکامی، پریشانی، دشواری، مصیبت اور تکلیف نہیں ہے، لہٰذا ہم دنیاوی، عارضی ومحدود خوشحالی کو فلاح نہ سمجھیں، بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی کے لیے کوشاں رہیں۔ ایمان والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا، حضور اکرم ﷺ کو پیغمبر تسلیم کیا اور آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوئے۔ انسان کی کامیابی کے لیے سب سے پہلی اور بنیادی شرط اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا ہے، اس کے علاوہ انسان کی کامیابی کے لیے جو سات اوصاف اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ذکر فرمائے ہیں، وہ یہ ہیں:

خشوع وخضوع کے ساتھ نماز کی ادائیگی

خضوع کے معنی ظاہری اعضاء کو جھکانے (یعنی جسمانی سکون) اور خشوع کے معنی دل کو عاجزی کے ساتھ نماز کی طرف متوجہ رکھنے کے ہیں۔ خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم نماز میں جو کچھ پڑھ رہے ہیں اس کی طرف دھیان رکھیں اور اگر غیر اختیاری طور پر کوئی خیال آجائے تو وہ معاف ہے، لیکن جونہی یاد آجائے دوبارہ نماز کے الفاظ کی طرف متوجہ ہوجائیں۔ غرضیکہ ہماری پوری کوشش ہونی چاہیے کہ نماز کے وقت ہمارا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے اور ہمیں یہ معلوم ہو کہ ہم نماز کے کس رکن میں ہیں اور کیا پڑھ رہے ہیں۔ اسی طرح ہمیں اطمینان وسکون کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ ایک اور صاحب بھی مسجد میں آئے اور نماز پڑھی، پھر (رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور) رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: جاؤ نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ گئے اور جیسے نماز پہلے پڑھی تھی، ویسے ہی نماز پڑھ کر آئے، پھر رسول اللہ ﷺ کو آکر سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس طرح تین مرتبہ ہوا۔ اُن صاحب نے عرض کیا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا، آپ مجھے نماز سکھائیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو، پھر قرآن مجید میں سے جو کچھ پڑھ سکتے ہو پڑھو، پھر رکوع میں جاؤ تو اطمینان سے رکوع کرو، پھر رکوع سے کھڑے ہو تو اطمینان سے کھڑے ہو، پھر سجدہ میں جاؤ تو اطمینان سے سجدہ کرو، پھر سجدہ سے اُٹھو تو اطمینان سے بیٹھو۔ یہ سب کام اپنی پوری نماز میں کرو۔ (صحیح بخاری)

لغو کاموں سے دوری

لغو اس بات اور کام کو کہتے ہیں جو فضول، لایعنی اور لاحاصل ہو، یعنی جن باتوں یا کاموں کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ مولائے حقیقی نے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ: لغو کاموں کو کرنا تو درکنار اُن سے بالکل دور رہنا چاہیے۔ ہمیں ہر فضول بات اور کام سے بچنا چاہیے قطع نظر اس کے کہ وہ مباح ہو یا غیر مباح، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کا اسلام اسی وقت اچھا ہوسکتا ہے جبکہ وہ بے فائدہ اور فضول چیزوں کو چھوڑ دے۔ (ترمذی)

زکوۃ کی ادائیگی

انسان کی کامیابی کے لیے تیسری اہم شرط زکوۃ کے فرض ہونے پر اس کی ادائیگی ہے۔ زکوۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نماز کے بعد سب سے زیادہ حکم زکوۃ کی ادائیگی کا ہی دیا ہے۔ سورۃ التوبہ آیت نمبر 34، 35 میں اللہ تعالیٰ

نے اُن لوگوں کے لیے بڑی سخت وعید بیان فرمائی ہے جو اپنے مال کی کما حقہ زکوٰۃ نہیں نکالتے، اُن کے لیے بڑے سخت الفاظ میں خبر دی ہے، چنانچہ فرمایا کہ جو لوگ اپنے پاس سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اُس کو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، تو (اے نبی!) آپ اُن کو ایک دردناک عذاب کی خبر دے دیجیے۔

یعنی جو لوگ اپنا پیسہ، اپنا روپیہ، اپنا سونا چاندی جمع کرتے جا رہے ہیں اور اُن کو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، اُن پر اللہ نے جو فریضہ عائد کیا ہے اُس کو ادا نہیں کرتے، اُن کو یہ بتا دیجیے کہ ایک دردناک عذاب اُن کا انتظار کر رہا ہے۔ پھر دوسری آیت میں اُس دردناک عذاب کی تفصیل ذکر فرمائی کہ یہ دردناک عذاب اُس دن ہوگا جس دن سونے اور چاندی کو آگ میں تپایا جائے گا اور پھر اُس آدمی کی پیشانی، اُس کے پہلو اور اُس کی پشت کو داغا جائے گا اور اُس سے یہ کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا، آج تم اس خزانے کا مزہ چکھو جو تم اپنے لیے جمع کر رہے تھے۔

شرم گاہوں کی حفاظت

اللہ تعالیٰ نے جنسی خواہش کی تکمیل کا ایک جائز طریقہ یعنی نکاح مشروع کیا ہے۔ انسان کی کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک شرط یہ بھی رکھی ہے کہ ہم جائز طریقہ کے علاوہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ اس آیت کے اختتام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا : میاں بیوی کا ایک دوسرے سے شہوتِ نفس کو تسکین دینا قابلِ ملامت نہیں، بلکہ انسان کی ضرورت ہے، لیکن جائز طریقہ کے علاوہ کوئی بھی صورت شہوت پوری کرنے کی جائز نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا : جائز طریقہ کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہیں تو ایسے لوگ حد سے گزرے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے زنا کے قریب بھی جانے کو منع فرمایا ہے۔(سورۃ الاسراء: 32)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آنکھ بھی زنا کرتی ہے اور اس کا زنا نظر ہے۔ آج روزمرہ کی زندگی میں مرد و عورت کا کثرت سے اختلاط، مخلوط تعلیم، بے پردگی، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ پر فحاشی اور عریانی کی وجہ سے ہماری ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ ہم خود بھی زنا اور زنا کے لوازمات سے بچیں اور اپنے بچوں، بچیوں اور گھر والوں کی ہر وقت نگرانی رکھیں، کیونکہ اسلام نے انسان کو زنا کے اسباب سے بھی دور رہنے کی تعلیم دی ہے۔ زنا کے وقوع ہونے کے بعد اس پر ہنگامہ، جلسہ وجلوس و مظاہروں کے بجائے ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق حتی الامکان غیر محرم مرد و عورت کے اختلاط سے ہی بچا جائے۔

امانت کی ادائیگی

امانت کا لفظ ہر اس چیز کو شامل ہے جس کی ذمہ داری کسی شخص نے اُٹھائی ہو اور اس پر اعتماد و بھروسا کیا گیا ہو، خواہ اس کا تعلق حقوق العباد سے ہو یا حقوق اللہ سے۔ حقوق اللہ سے متعلق امانت فرائض و واجبات کی ادائیگی اور محرمات و مکروہات سے پرہیز کرنا ہے اور حقوق العباد سے متعلق امانت میں مالی امانت کا داخل ہونا تو مشہور و معروف ہے۔ اس کے علاوہ کسی نے کوئی راز کی بات کسی کو بتلائی تو وہ بھی اس کی امانت ہے، اذنِ شرعی کے بغیر کسی کا راز ظاہر کرنا امانت میں خیانت ہے۔ اسی طرح کام کی چوری یا وقت کی چوری بھی امانت میں خیانت ہے، لہٰذا ہمیں امانت میں خیانت سے بچنا چاہیے۔

عہد و پیمان پورا کرنا

عہد ایک تو وہ معاہدہ ہے جو دو طرف سے کسی معاملہ میں لازم قرار دیا جائے، اس کا پورا کرنا ضروری ہے، دوسرا وہ جس کو وعدہ کہتے ہیں، یعنی کوئی شخص کسی شخص سے کوئی چیز دینے کا یا کسی کام کے کرنے کا وعدہ کر لے، اس کا پورا کرنا بھی شرعاً ضروری ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ اگر ہم کسی شخص سے کوئی عہد و پیمان کر لیں تو اس کو پورا کریں۔

نماز کی پابندی

کامیاب ہونے والے وہ ہیں جو اپنی نمازوں کی بھی پوری نگرانی رکھتے ہیں، یعنی پانچوں نمازوں کو ان کے اوقات پر اہتمام کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ نماز میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت وتاثیر رکھی ہے کہ وہ نمازی کو گناہوں اور برائیوں سے روک دیتی ہے، مگر ضروری ہے کہ اس پر پابندی سے عمل کیا جائے اور نماز کو اُن شرائط وآداب کے ساتھ پڑھا جائے جو نماز کی قبولیت کے لیے ضروری ہیں، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: نماز قائم کیجیے، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔(سورۃ العنکبوت: 45) اسی طرح حدیث میں ہے کہ : ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ فلاں شخص راتوں کو نماز پڑھتا ہے، مگر دن میں چوری کرتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: اس کی نماز عنقریب اس کو اس برے کام سے روک دے گی۔ (مسند احمد)

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی کامیابی کے لیے ضروری سات اوصاف کو نماز سے شروع کیا اور نماز پر ہی ختم کیا، اس میں اشارہ ہے کہ نماز کی پابندی اور صحیح طریقہ سے اس کی ادائیگی انسان کے پورے دین پر چلنے کا اہم ذریعہ بنتی ہے۔ اسی لیے قرآن کریم میں سب سے زیادہ نماز کی ہی تاکید فرمائی گئی ہے۔ کل قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ نماز کے علاوہ تمام احکام اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے واسطہ دنیا میں اُتارے، مگر نماز ایسا مہتم بالشان عمل ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ساتوں آسمانوں کے اوپر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے واسطہ کے بغیر نماز کی فرضیت کا تحفہ اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نمازوں کا اہتمام کرنے والا بنائے آمین ثم آمین۔

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی طبیعت میں کامیابی کی چاہت رکھی ہے، چنانچہ ہر انسان کامیاب ہونا چاہتا ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ انسان کی کامیابی ایمان کے بعد سات صفات میں مضمر ہے، یعنی اگر ہم کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اندر یہ صفات پیدا کریں۔ ان سات اوصاف سے متصف ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ نے 10اور 11 آیات میں جنت الفردوس کا وارث بتلایا ہے۔ لفظ وارث میں اس طرف اشارہ ہے کہ جس طرح مورث کا مال اس کے وارث کو پہنچنا قطعی اور یقینی ہے، اسی طرح ان سات اوصاف والوں کا جنت الفردوس میں داخلہ یقینی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان سات اوصاف کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں جنت الفردوس کا وارث بنائے، آمین۔

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر اہلحدیث فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 40 سال، تعلیم ایم کام، قرآن اکیڈمی سے ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس، الہدیٰ انٹرنیشنل سے ایک سالہ قرآن و حدیث کورس، شرعی پردے کی پابند کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسرِ روزگار لڑکے کا لاہور یا گرد نواح سے رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0321-6147050
0316-4283978

اسلام میں عورت کا مقام

مولانا محمد اسلم رحمۃ اللہ علیہ

بعض جدید تعلیم یافتہ حضرات جن کو پڑھے لکھے جاہل کہنا زیادہ مناسب ہے، ان کی طرف سے یہ بات تواتر کے ساتھ کہی جا رہی ہے کہ عورت ہمارے معاشرے کا مظلوم ترین طبقہ ہے، اس کے حقوق پامال ہو رہے ہیں، اس کا استحصال ہو رہا ہے اور ساتھ ساتھ یہ بات بھی کہی جا رہی ہے کہ یورپ نے عورت کو آزادی دی ہے، اس کو حقوق دیئے ہیں، اس کو مردوں کے برابر لا کھڑا کیا ہے جس کی بدولت وہ خوب ترقی کر رہی ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں کسی مذہب، کسی تمدن، کسی سوسائٹی اور کسی قانون نے عورت کو وہ مقام اور مرتبہ نہیں دیا جو اسلام نے اسے دیا ہے۔

تاریخ اٹھا کر دیکھئے! قدیم یونان میں عورت کو شیطان کی بیٹی اور نجاست کا مجسمہ سمجھا جاتا تھا، وہ غلاموں کی طرح بازار میں بیچی جاتی تھی، میراث میں اس کا کوئی حق نہ تھا۔

رومیوں نے عورت کو جانور کا مقام دیا تھا۔ نکاح کو عورت کے خریدنے کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا، اصولاً عورت کو ہمیشہ نابالغ سمجھا جاتا تھا، معمولی قصور پر عورت قتل کر دی جاتی تھی۔

اہل عرب زمانۂ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔

یہودیوں کے یہاں کافی عرصہ اس بارے میں اختلاف رہا کہ عورت انسان ہے بھی یا نہیں، بہت سوں کا خیال تھا کہ عورت ایک انسان نما حیوان ہے جسے مردوں کی خدمت کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

ہندو عورت کی جداگانہ حیثیت کو تسلیم نہیں کرتے تھے، شوہر مر جاتا تو بیوی کو بھی شوہر کی چتا پر زندہ جل کر مر جانا پڑتا تھا۔

عیسائیوں کے ہاں عورتوں کی کیا قدر و قیمت تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ سن 582ء میں کلیسا کی ایک مجلس نے فتویٰ دیا تھا کہ عورتیں روح نہیں رکھتیں۔ عجیب اتفاق ہے کہ جب کلیسا یہ فتویٰ جاری کر رہا تھا کہ عورتوں میں روح نہیں ہوتی، اس سے چند سال پہلے جزیرۃ العرب میں وہ آخری نبی پیدا ہو چکا تھا جو تمام کچلے ہوئے انسانوں کے حقوق کا محافظ تھا۔

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ﷺ نے عورت کو ذلت اور پستی کی گہرائیوں سے اٹھایا اور عظمت و رفعت کے بلند مقام پر فائز کر دیا۔

اگر آپ دوسری تہذیبوں کے مقابلے میں اسلام کا مطالعہ کریں تو آپ بے ساختہ بول اٹھیں گے۔

عورت تحت الثریٰ تھی اسلام نے اس کو فوق الثریا پہنچا دیا۔

وہ گرد راہ تھی اسلام نے اس کو سرمۂ چشم یعنی نورِ چشم بنا دیا۔

وہ کانٹوں کے بستر پر تھی اسلام نے اس کو پھولوں کی سیج پر بٹھا دیا۔

وہ موت و حیات کی کشمکش میں تھی اسلام نے اس کو زندگی عطا کی۔

وہ زیبِ میخانہ تھی اسلام نے اس کو زینتِ کاشانہ بنا دیا۔

وہ پامال تھی اسلام نے اس کو باکمال بنا دیا۔

وہ برباد تھی، ناشاد تھی، اسلام نے اس کو شاد کیا۔ آباد کیا۔

اس کا کام صرف مرد کے دل کو لبھانا تھا، اسلام نے اس کے ذمے گھر کو سجانا لگا دیا۔

موازنہ کیجئے! کہاں تو ایک طرف وہ معاشرہ تھا۔
جس میں بیٹی کا ہونا باعث شرم تھا۔
وہ پاپ تھی، مجسم گناہ تھی
نحوست تھی، بدبختی کی علامت تھی۔
وہ شیطان کا نمائندہ تھی، زہریلا سانپ تھی
وہ کڑوا گھونٹ تھی، ہاتھوں کی میل کچیل تھی
وہ پاؤں کی دھول تھی، بوجھ تھی، اسلام نے اسے عظمت عطا کی، عزت دی۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ اسلام عورت کے حسن کو، اس کے جوانی کو پردے میں قید کرتا ہے لیکن اسلام عورت کو آزادی دیتا ہے، اسلام عورت کو عمر کے ہر حصے میں قابل احترام ٹھہراتا ہے۔

اسلام عورت کو بچپن میں شفقت دیتا ہے۔
اسے جوانی میں محبت دیتا ہے۔
اسے بڑھاپے میں عظمت دیتا ہے
اسے مرنے کے بعد دعائے مغفرت کا حق دیتا ہے۔

میں یورپ کے اندھے پرستاروں سے پوچھتا ہوں! تم نے عورت کو کیا دیا؟

تم کہتے ہو ہم نے عورتوں کو حقوق دیئے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ تم نے عورت کے حقوق چھین لیے۔
تم نے عورت کی ماتا گم کر دی۔
تم نے عورت سے اس کا گھر گرہستن کا کردار چھین لیا۔
تم نے بہن کے سر سے آنچل کھینچ لیا۔
تم نے بیٹی کو شفقت اور محبت سے محروم کر دیا۔
تم نے عورت کے حسن کو تماشا بنا دیا۔
تم نے اس کی جوانی کو کھلونا بنا دیا۔
تم نے اس کے جسم کو جنس ارزاں قرار دیا ہے۔
تم عورت کو شمع محفل بنانا چاہتے ہو اسلام نے اس کو زینتِ کاشانہ بنایا ہے۔
تم عورت کے حسن کو اجاگر کرنا چاہتے ہو اسلام نے اس کی نسوانیت کو نمایاں کیا ہے۔
تم عورت کی قیمت اس کے ظاہر سے لگاتے ہو اسلام اس کی قدر باطن کے اعتبار سے کرتا ہے۔
تم عورت کو چوراہے پر لانا چاہتے ہو لیکن اسلام اعلان کرتا ہے: اللہ تعالیٰ کے بندو! عورت کو عورت ہی رہنے دو اسی میں فائدہ ہے۔ عورت کا بھی، مرد کا بھی، بچوں کا بھی، تمدن کا بھی، گھر کا بھی، دین کا بھی، دنیا کا بھی۔

آپ اسلام کے علاوہ کوئی بھی ایسا مذہب نہیں دکھلا سکتے، کوئی بھی ایسا قانون نہیں بتلا سکتے۔ جس میں بیٹی کی تربیت کو جنت کی ضمانت بتلایا گیا ہو۔
جس میں اچھی بیوی کو آدھا ایمان قرار دیا گیا ہو

جس میں ماں کو اُف تک کہنے کی اجازت نہ ہو۔

جس میں ماں کے قدموں کے نیچے جنت بتائی گئی ہو

جس مذہب نے عورتوں کو اس وقت عزت دی ہو جب عورت کے انسان ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں بحثیں ہو رہی تھیں۔

پھر آپ سوچیے تو سہی کہ اسلام عورت کو حقارت کی نظر سے دیکھ بھی کیسے سکتا ہے؟ جب کہ عورت کے بطن سے نبی بھی پیدا ہوتا ہے، صحابی بھی پیدا ہوتا ہے اور محدث، مفسر، قطب، ابدال، ولی بھی اسی کے پیٹ سے جنم لیتا ہے۔

اسلام اگر عورت کو حقوق نہ دیتا تو اسلامی تاریخ میں کوئی صحابیہ، کوئی عالمہ، کوئی محدثہ اور کوئی مفسرہ، پیدا نہ ہوتی۔ اگر اسلام عورت کو حقوق نہ دیتا تو ہماری تاریخ میں سیدہ عائشہؓ، سیدہ فاطمہؓ نہ ہوتیں، حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ اور حضرت خنساءؓ نہ ہوتیں۔

اسلام پر طعنہ زنی کرنے والو!

اگر اسلام عورت کو حقوق نہ دیتا تو سنگدل باپ اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرتے رہتے۔

اگر اسلام عورت کو مقام نہ دیتا تو بیٹی کی پیدائش پر کوئی باپ سر اٹھا کر نہ چل سکتا۔

اگر اسلام عورت کو آزادی نہ دیتا تو کسی عورت کو عمر فاروقؓ جیسے جاہ و جلال والے خلیفہ پر برسرِ عام تنقید کی جرأت نہ ہوتی۔

اگر اسلام عورت کو مقام نہ دیتا تو وہ ہمیشہ کی طرح بتوں اور دیوتاؤں کی بھینٹ چڑھتی رہتی۔

اگر اسلام عورت کو حقوق نہ دیتا تو مسلمانوں میں بھی بیویوں کو بلاجواز طلاق دینے اور گھر سے نکالنے کا سلسلہ عام ہوتا۔

اگر اسلام عورت کو عظمت نہ دیتا تو بوڑھی مسلمان خواتین کے لیے بھی اولڈ ہوم تعمیر کروانے پڑتے۔

معزز حاضرین!

اسلام نے عورت کو جو صحیح مقام دیا ہے اس کو سمجھنے کی کوشش کیجیے اور یورپ کے سراب کے پیچھے چل کر اپنے گھر کی پرسکون زندگی کو، اپنے عزت و وقار کو، اپنے دین اور دنیا کو تباہ نہ کیجیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری قوم کو ان نام نہاد وکیلوں اور جھوٹے غمخواروں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

☆☆☆

رفقاء متوجہ ہوں

ان شاء اللہ

"قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی" میں

29 جون تا 5 جولائی 2019ء (بروز ہفتہ نماز عصر تا جمعۃ المبارک)

مبتدی و ملتزم تربیتی کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے

نوٹ: ملتزم تربیتی کورس میں مندرجہ ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔
رفقاء اِن موضوعات پر دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:-

☆ جہاد فی سبیل اللہ ☆ اسلام کا انقلابی منشور

اور

5 تا 7 جولائی 2019ء (بروز جمعہ نماز عصر تا بروز اتوار)

امراء و نقباء تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے،

زیادہ سے زیادہ رفقاء اور امراء و نقباء متعلقہ پروگرام میں شریک ہوں

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0332-1333395/021-34306041

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 79-35473375(042)

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے "شعبہ تحقیق اسلامی" (IRTS)
کے زیرِ انتظام ابلاغِ عامہ و افادۂ عام کی ویب سائٹس

- www.tanzeemdigitallibrary.com بانی تنظیم و صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے دروس، خطابات و تصنیفات کا جملہ تحریری مواد یونی کوڈ کے سرچ ایبل فارمیٹ (Unicode searchable format) میں دستیاب ہے۔
- www.giveupriba.com انسدادِ سود کی کوششوں کے ضمن میں جملہ معلومات، تاریخی پس منظر، عدالتی فیصلے، قرآن و سنت کے حوالہ جات، معروف تفاسیر کے اقتباسات اور شرق و غرب کے نامور مفکرین کے اقوال و تحریرات اس ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔
- www.hafizahmedyar.com پروفیسر حافظ احمد یارؒ (سابق مدرس پنجاب یونیورسٹی و قرآن اکیڈمی لاہور) کا علمی خزانہ، قرآن مجید کی صرفی و نحوی ترکیب، بلاغتِ قرآن و آڈیو تفسیرِ قرآن اس ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

Manufacturing Dissent

The American government has always tried to control the American people's minds because it cannot control their speech, outlined in great depth and insight by Noam Chomsky and Edward Herman in their seminal book entitled Manufacturing Consent.

In Pakistan, something more sinister is at work. Local groups, or should I say paid 'shock troops', represent the reverse of Manufacturing Consent because they manufacture dissent in society disguised as legitimate struggle by people with grievances.

The truth, however, is very complex. Earlier it was the Tehreek-e-Taliban Pakistan (TTP) and now the Pashtun Tahaffuz Movement, more commonly known as PTM.

I attended a talk by ex-CIA director Michael V. Hayden in Houston. His talk was focused on the changing CIA approach of creating instability in other nations before and after 9/11.

The Cold War era CIA method was to either assassinate leaders the United States did not like because of the former's ties to the Soviet Union, or else send 'shock troops' to create instability.

The purpose, Hayden explained, was to weaken the communist strongmen. After 9/11, he outlined that instead of weakening the leaders, we had to strengthen them to counter the local Insurgent groups, which until a few years before 9/11 were Langley's favoured 'shock troops'.

Pakistan's current civilian and military leadership have compelled the shot callers to pick out from their playbook the weakening of the leadership method as highlighted by Hayden.

Hence, the manufacture of dissent using grievances that sound legit. The PTM claims to be fighting for the rights of the Pashtuns but why is the West so supportive of their struggle when more Pashtuns from the erstwhile Fata have been slaughtered by CIA's drone strikes?

The Washington Post has published an opinion column titled "Why Pashtuns in Pakistan are rising up" written by Mohsin Dawar. The Washington Post and The New York Times have always reflexively labelled his fellow tribesmen (Pashtuns) 'suspected militants' after the CIA's drones were done tearing them into pieces.

In the opinion piece mentioned above, Dawar writes, "The PTM has emerged as a reaction to the death and destruction unleashed upon the roughly 50 million Pashtuns in Afghanistan and Pakistan for years..."

He so conveniently and comfortably fails to mention the one country that caused that "death and destruction". He does know about the destruction caused in Afghanistan by the

Soviets though, because he writes, “The Pashtuns’ sufferings can be traced back to the Soviet invasion and occupation of the 1980s, which devastated Afghanistan.” But not a single word about who caused it after 9/11. There are rants about how the Pakistani security establishment allegedly caused all the trouble for his people.

The “death and destruction” caused by the drone strikes do not pass Dawar’s test of misery of his fellow tribesmen. In fact, he has endorsed the drone strikes in his tweets. In the column, he writes, “At the most basic level, the PTM is campaigning for the right to live”. What about the right to live of those ‘suspected militants’? Their Twitter posts boast of massive crowd gathered around their cause. I wonder who pays for such massive power plays.

The struggle for rights comfortably and very meticulously ignores the corruption of such a struggle. The PTM claims to be fighting for the rights of Pashtuns against alleged enforced disappearances, extra-judicial killings, and so forth. All sounds perfectly legitimate on the surface.

Yes, there should be free speech and free journalism. However, the speech should not just be suppression-free but also strings-free. Even in the freest country in the world, public officials got imprisoned recently, including Trump’s campaign chairman Paul Manafort for not disclosing his job as lobbying for the then Ukrainian president, Victor Yanukovych, who was pro-Russia. Should the leadership of PTM and such groups not be judged according to similar benchmarks of universal justice and free speech?

Source: ***Adapted from an article by Imran Jan published in The Express Tribune***

<u>Note</u>: ***The editorial board of Nida e Khilafat may not agree with all information provided, analysis made and conclusions drawn in the article.***

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ پنجاب شرقی کی مقامی تنظیم چشتیاں کے امیر جناب محمد امین نوشاہی کا ہرنیاں کا آپریشن ہے۔ برائے بیمار پرسی: 0336-7103377

☆ حلقہ پنجاب شرقی کی مقامی تنظیم پاکپتن کے ناظم تربیت جناب پروفیسر نوازش رسول کی دونوں آنکھوں کا آپریشن ہے۔ برائے بیمار پرسی: 0322-7842775

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ
لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

اِنّا للہ وانا الیہ راجعون — دعائے مغفرت

☆ حلقہ لاہور غربی، ماڈل ٹاؤن کے رفیق اور قرآن اکیڈمی لاہور کے شعبہ خط و کتابت کورس کے کارکن محمد سفیان وفات پا گئے۔

☆ حلقہ پنجاب شرقی، ساہیوال کے ملتزم رفیق محمد سعید وفات پا گئے۔
برائے تعزیت (بیٹا): 0313-6503872

☆ حلقہ لاہور غربی، چوہنگ کے ملتزم رفیق اطہر جمیل کامران وفات پا گئے۔

☆ حلقہ لاہور وسطی کے مبتدی رفیق توفیق احمد وفات پا گئے۔

☆ حلقہ جنوبی پنجاب، ممتاز آباد کے رفیق محمد شہزاد بھٹہ کی والدہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0300-6795957

☆ حلقہ جنوبی پنجاب، ملتان غربی کے رفیق فاروق احمد کی والدہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0300-8995698

☆ ملتان غربی کے رفیق جناب خاور ندیم کے والد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0322-6110228

☆ حلقہ پنجاب شرقی، بہاول نگر کے مبتدی رفیق محمد شعیب کی بھابھی وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0300-8814318

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

Vol: 28 Regd. No. C.P.L NO.114 No.24

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore